ثانی لا ثانی

عبدالعزیز خالد

ثانی لا ثانی
عبدالعزیز خالد

ثانیٔ لاثانی

تذکارِ سیدنا ابوبکر صدیق اکبر علیہ السلام

بنامِ زندۂ فُرقان جاوید

ثانیِ لاثانی

عبدالعزیز خالد

شیخ غلام علی اینڈ سنز لمیٹڈ، پبلشرز
لاہور ○ حیدرآباد ○ کراچی

طابع : شیخ نیاز احمد ،
مطبع : غلام علی پرنٹرز ، اشرفیہ پارک ، فیروز پور روڈ ، لاہور
سے چھپوا کر چوک انار کلی ، لاہور سے شائع کیا ۔

مقامِ اشاعت :
شیخ غلام علی اینڈ سنز لمیٹڈ ، پبلشرز
اُدبی مارکیٹ ، چوک انار کلی ، لاہور

اے پیکرِ صداقت و اے صاحبِ نظر!

بعد از نبیؐ بزرگ تُو ہی، قصّہ مختصر!

”خالد ندیم دوست سے آتی ہے بوئے دوست“

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لامعُ النُّور، ساطعُ الآثار

ثانیَ اثنینِ اِذ ھُما فِی الغار[۱]

ایک صادِق تھا دوسرا صدّیق

ماہِ نو آر[۲] و کوکبِ زہّار[۳]!

آفتاب ایک دوسرا مہتاب

دونوں بے حصر و بے قیاس و شمار

۱۔ ع دو میں کا دوسرا وہ، جب غار میں تھے دونوں۔

۲۔ منوّر، بہت روشن

۳۔ بہت چمکدار

آئے ہیں کس نگر سے، صاحب ہیں

کس نگر کے یہ دونوں ناقہ سوار؟

یہ سعادت ملے نہ شاید پھر

دوڑ کر تھامو ڈاچیوں[1] کی مہار

پیشوا ایک، دوسرا پیرو

ہمرکاب ایک فوجِ گرد و غبار

باوجودِ تفکّراتِ سفر

دونوں تازہ نگار و تازہ بہار

دگدگاتے[2] فضا جھمکڑے[3] سے

یہ تجمّل یہ تمکنت یہ وقار!

طور ان کے مسافرانہ نہیں

ان کے چہروں پہ ہیں عجب انوار

۱۔ اونٹنیوں۔ ناقوں

۲۔ دگدگانا ـــــ دغدغانا۔ دمکنا، چمکنا، روشن و سرخ ہونا۔ تمتمانا۔

۳۔ کرّوفر۔ تجمل خوبصورتی۔ جلوہ۔ تجلّی۔ شان۔ انداز۔ دیدارِ محبوب۔

عامرِ ابنِ فُہیرہ ، عَبدُاللہ

اور اَسْما کا ان سے کیا سروکار؛

راستہ پوچھتے ہیں یثرِب کا

ہے کوئی رہ شناسِ دشت ودیار؛

"بنِ اُرَیقِط سے بڑھ کے کوئی حضور

نہیں ان منزلوں کا واقف کار"

نخبہ[1] و برگزیدہ و پدرام[2]

ایک ثابت تھا دوسرا سیّار

سیّد و مولئل[3] و ملاذ و امل[4] !

بے وطن ، بے دیار ، بے زنہار[5]

۱۔ منتخب ۔ انتخاب ۔ چیدہ۔
۲۔ خرسم ۔ آراستہ ۔ نیکو۔
۳۔ وَائِل وَموْئِلَہ ۔ جائے پناہ ۔ منجیٰ ، ملجا ۔ ملاذ ۔ معتصم۔
۴۔ امّید
۵۔ زنہار ۔ امان سپناہ

یہ وہ بے برگ و ساز ہیں جن کے

ہفت اقلیم ہیں خراج گزار

کیا کوائف کا ان کے پوچھو ہو

یہ تو ملکِ خدا پہ ہیں مختار

لَوحَشَ اللہ[1] ان کی مُہر سے ہو!

جملہ احکامِ لوح کا اصدار

اَفضَلُ النّاسِ اَشرَفُ المخلوق

ایک ساکن تھا دوسرا طیّار[2]

تیسرا ساتھ تھا خدا ان کے

مہربان و مہیمن و ستّار

۱۔ لاوحش اللہ ــــــ خدا وحشت نہ دے کا مخفّف

ــــــ کلمۂ تحسین و تعظیم و استعجاب

بارک اللہ زہے حسن کہ دل ہو بیتاب

لوحش اللہ یہے جلوہ کہ ٹھہرے نہ نگاہ

داغ

۲۔ (یا) سفّار

حَفی و حقّ و حاکم و حَنّان[1]

قَوی و حَیّ و ہادی و غفّار

جانے موضوعِ گفتگو کیا تھا!

جانے کیا تھا ذریعۂ گفتار

بزمِ راز و نیاز جمتے ہی!

در پہ بہرِ صیانتِ اسرار[2]

فوراً انڈے کبوتروں نے دیئے

تنتے جھٹ آ کے عنکبوت نے تار

ثَور ہے مہبط اس تجلّی کا

طُورِ سینا میں تھی نہ جس کی سہار

خیرہ چشمِ سُراقہ بن جُعشُم[3]!

تیرہ بینائی اُولی الاَبصار

۱- العارف الشیٔ حقّ معرفتہٖ۔ سوال کرنے میں بہت اصرار کرنے والا۔ کھوج لگانے والا۔ عزت و اکرام و اظہارِ خوشی میں مبالغہ کرنے والا۔ مہربان و معاون

۲- تحفّظ۔ بچاؤ۔

۳- (رض) سُراقہ بن جُعشُم۔

کُرزِ بنِ علقمہ خُزاعی ہو

یا اُمیّہ سا فارسِ[1] مِغوار[2]

فرطِ احساسِ نامرادی سے

سرفگندہ بسانِ بوتیمار[3]

مثلِ محمودِ[4] ابرہہ اشرم

ہے زمیں گیر اشہبِ سیّار

اُمِّ مَعْبَدْ کی خوش بیانی سے

مست و مدہوش و بیخود و سرشار

سُن کے قولِ جمیلِ، لاتحزن!

میں بھی ہوتا تو کرتا جان نثار

ساتھ دیتا بُرَیْدَۃ اَسْلَمی کا!

رکھ کے نیزے پہ طرّۂ دستار

۱- گھڑسوار- صاحبِ فرس (اسپ) ۲- مغاور- غارت گر۔فرسِ مغوار = سمند، بادپا، توسنِ طرار ع اسپ آہوتگ و صبا رفتار-
۳- بگلا
۴- ابرہہ کا ہاتھی-

کون تھا دوسرا پریدہ رنگ

فکرمندِ گزندِ کژدم و مار

کرے ایڑی سے بند جو سوراخ

جس کے زانو پہ ہے سرِ سردار![۲]

کون تھا دوسرا اَمَنُّ النَّاس[۱]

پُر دل و پُر وقار و پُر اسرار

وہ عطا کا سحاب دریا پاش!

وہ سخاوت کا ابرِ گوھر بار

ماورائے خیالِ سود و زیاں

برتر از فکرِ اندک و بسیار

۱- فَقَالَ رَسُولُ اللہ ﷺ: اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَیَّ فِی صُحْبَتِہٖ وَمَالِہٖ اَبَابَکْرٍ ——— بخاری

وقال رسول اللہ ﷺ: اِنَّ اَمَنَّ النَّاسِ عَلَیَّ فِی مَالِہٖ وَصُحْبَتِہٖ اَبُوبَکْرٍ ——— مُسلم

اَیُّھَا النَّاس لیسَ احدٌ منکم اَمَنَّ عَلَیَّ فی ذاتِ یدِہٖ اونفسِہٖ مِنْ ابی بکرٍ ——— جمہرۃ اشعار العرب

——— دیوان حسّان بن ثابت

جس نے آوازِ دوست سنتے ہیں

بے تامّل لٹا دیا گھر بار!

(بات یہ غزوۂ تبوک کی ہے

جیشِ عُسرت تھا جب نشرندونشرا)

بُہر اہل و عیال کیا چھوڑا؟"

عشق اللہ کا، رسول کا پیار"!

ملا جس کو خطابِ "سمع و بصر"

وہ شعار[1] اور دوسرے ہیں دثار[2]

وہ نکو بیں ہے آفتابِ مُبیں!

اور باقی کواکب و اقمار

هُوَ حِبِّی[3] وَصَاحِبِی وَاَخِی

وَرَفِیقِی فِی اَشْرَفِ الْاَسْفَار

۱- بدن کے بالوں سے متّصل لباس - جامۂ زیریں راشعار گویند۔

۲- اوپر کے کپڑے - جامہ کہ بر بالائے جامۂ دیگر پوشند۔

۳- حِبّ - حبیب - دوست - محبوب۔

فَہُوَصَدَّقَ وَ داسانی[۱]

بہ کمالِ استقامت و ادرار[۲]

اَشْہَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللہ!

امرِ ناطق کا کیوں کروں اضمار[۳]؟

ہاں وہی ثالثِ ثلاثہ ہے

پہلوئے یار میں ہے جس کا مزار

زہے نَیلِ مرام و فوزِ کبیر!

خہے ہمسایہ و خجستہ جوار[۴]!

کہے رُوحُ الْاَمیں جسے "صِدِیق"

ہمہ اخلاص ، سربسر ایثار

۱- ع مری تصدیق کی جس نے، مری دلجوئی کی۔
۲- کشادہ دلی - بہتات - روانی - بہاؤ - مینہ کی جھڑی ، رابطہ، وظیفہ پیوستہ بخشش کردن - ریختنِ بارانِ تند ، دودھ کا بہنا۔
۳- بات کا دل میں رکھنا - چھپانا - اخفا
۴- پڑوس - ہمسایگی -

انفرادیّت و فضیلت کی !

دے سند جس کو شاعرِ سرکار[۱]

سب سے بہتر ہے جو رسولؐ کے بعد

حسبِ تصدیقِ حیدرِ کرّار

کہے "کُنتَ خَلِیفَۃً حَقًّا"[۲]

تجھ سے بڑھ کر نہیں کوئی حقدار

شان ہے حق و صدق و رفق تری

تو ہے یَعسُوبِ ملّتِ مختار

لایزالی ترے زمان و مکاں

لم یزلی تیرے رنگ و نقش و نگار"

۱- وَکَانَ حِبَّ رَسُولُ اللہِ قَدْ عَلِمُوا

مِنَ الْبَرِیَّۃِ لَمْ یَعْدِلْ بِہٖ رَجُلا
خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ أَتْقَاھَا وَ أَرْأَفُہَا

بَعْدَ النَّبِیِّ وَ أَوْفَاھَا بِمَا حَمَلا

حسّان بن ثابت

۲- ع تو خلیفہ ہے بر بنائے حق۔

تُو ہے محرم خفی جلی سب کا

ہے تری خامشی لبِ اظہار

تُجلیلاً فی اَعْیُنِ النَّاسِ [1]

صاحبِ اعتبار و عزّ و وقار!

قَوْلُکَ حُکْم، قَوْلُکَ حَتْمُ

اے خبیرِ حقائقِ اسرار

رَاْیُکَ عِلْم، رَاْیُکَ عَزْمُ

اے کہ تُو خیر کا مسیر [2] و مدار

اَمْرُکَ حِلْمُ، اَمْرُکَ حَزْمُ

اے کہ تو خاصِ خالقِ جبّار

تجھ سے ثابت قدم ہُوا اسلام

اور ایماں قوی، جلی، نہمار [3]

۱- یعنی چشم مردم میں صاحبِ عظمت ۲- مَسیرہ- مسافت- فاصلہ سفر کی منزل مرحلہ- جانے اور سیر کرنے کی جگہ، سیر سفر، رفتار
۳- نا+ بمار = شمار = بے شمار- بے نہایت- مشکل عظیم، بزرگ، بسیار، نہماز

دین میں اعتدال و استحکام

اور پیدا ہُوا دلوں میں اُبھار

نہج تیرا رسول کا منہاج

راہبِ لَیل[۱]، شہسوارِ نہار

ہر کوئی جانے تیرا کبر و شرف

ثانیٔ اثنین، یارِ صاحبِ غار

مُونس و مُستزاج و محرمِ راز

تھا تُو پروانہ وار اس پہ نثار

اَدَّلُ القومِ کُنتَ اِسلاماً[۲]

اے حنا بندِ لالۂ کہسار

مہرباں باپ مومنوں کے لئے

جیسے ریوڑ کے واسطے رَمَّیار[۳]

۱- (یا) شب ہے۔

۲- ع تو نے اسلام لانے میں کی سب پہ سبقت

۳- رم = گلّہ، ریوڑ۔
رمیار = گڈریا - چرواہا - گلہ بان - شبان۔

رحمت و اُنس و نصر و غیث و گروہ

عزّ و حرزِ حریز و حصن و حصار[1]

غیظ و غلظہ منافقوں کے لیے

سخت جیسے شکنجۂ عصّار[2]

ہے تُو صدّیق از روئے تنزیل

باغِ اسلام کی ہے تجھ سے بہار

حق ضعیفوں کا تُو وصول کرے

قویوں سے، بہ مایہ و مقدار

آندھیاں بھی جسے ہلا نہ سکیں

تُو ہے وہ کوہِ محکم و پادار[3]

اچھے اندازِ وصفِ حُسنِ حبیب

زہے اسلوبِ ذکرِ خُوبیِ یار

۱۔ محفوظ مقام

۲۔ روغنگر۔ نچوڑنے والا۔ عُصارۃ = نچوڑ، پھوک، عُصار

۳۔ پائدار

وہ صحابہ میں ہے سرِ فہرست

آنکھ اس کی ہے محرمِ دیدار

نفسِ لوّامہ کی قسم مجھ کو

وہ ولی ہے سر آمدِ ابرار

وہ ہے خیرِ کثیر کا مقیاس

عزّت و اعتبار کا معیار

خوش بیاں، خُردہ داں، معاملہ فہم

نیک دل، نیک نام، نیک اطوار

جس کی میزانِ عدل آگیں میں ؛

ہیں برابر اَقارب و اغیار !

وہ نقیبِ امانت و انصاف

وہ مساوات کا علَم بردار

طالبِ دعا:
ابوالمیزاب محمد اویس رضوی

ایک ہی مطمحِ نظر جس کا
کہ ہو سطحِ معاشرہ اکسار
جہل، افلاس، بھوک، ننگ مٹے
ہو فنا ہر درندۂ خونخوار
کب تک آخر تفاوتِ طبقات
زورِ زردار و نکبتِ نادار!
قائدِ کاروانِ اہلِ خبر!
خضرِ راہِ اہلِ استبصار ۸۰
ملک و حکمت عطا ہوئے جس کو
جس کا سینہ خزینۂ اسرار
"ذالک طودٌ منیفٌ" جس کی صفت[1]
ہے جو مغلوبِ غلبۂ انوار

۱۔ ع وہ تو ہے ایک فلک بوس پہاڑ۔

سرِّ مکنونِ حرفِ کُن فَیکُوں
جس پہ مکشوف وہ بدیع آثار
طَیِّبُ العُرفِ دائمُ الذِّکرِ
وہ امینِ معارف و اذکار
وہ یگانہ امامِ ربّانی!
مرجعِ استناد و استظہار
اوج جس کا زوال سے محفوظ!
جس کے اقبال کو نہیں ادبار
پھول اپنی سگندھ سے سرمست
ثمر اپنی مٹھاس رس سے سرشار
جیسے شبنم کا بے صدا نغمہ!
جیسے غنچوں کی نیم رس مہکار
جیسے پُر دم الاپ کونجوں کا!
جیسے چڑیوں کی رس بھری چہکار

شبِ گرما میں خیمۂ گُل پر!
جیسے بوندوں کی رس مسی پھٹکار
پھول بَن میں قطار پھولوں کی
ساحتِ دشت میں غزالوں کی ڈار
ابر ہے دُر فشان و گوھر ریز
باد ہے عطر بیز و غالبہ بار!

◎

اَعْلَمُ النَّاس ہے بِرَبِّ النَّاس[1]
خوب و ناخوب و نیک و بد کا عیار
جس کا قائل جُبَیرِ بنْ مُطْعِم
عِلمُ الْاَنْساب کا وہ نادرہ کار

۱- ع خدا شاہد کہ ہے وہ سب سے زیادہ جاننے والا۔

صِہر[1] جس کا زُبَیر بِن عَوّام!

جس کا راوی زُبَیر بِن بَکّار

اس سا مَردم شناس اور رِجال

اس سا نسّاب دوسرا دشوار

"اَعْلَمُ مِنّی بِالرِّجال"[2] کہے

ابنِ خطّاب ـ صادقُ الاقرار

"وَاَبُو بَکْرٍ کَانَ اَعْلَمُنَا"

تھا جبھی تو وہ مطمحِ انظار

جب بھی مقصود ہو قریش کی ہجو

کہ وہ ہے کی معرّفی[3] درکار[4]

۱۔ ج اصھار ۔ داماد ۔ بہنوئی، ختن ـــــ (سُسر حمو، حما، حم)
صھرۃ = قرابت ۔ عزیز داری

۲۔ ع مجھ سے مردم شناسی میں بڑھ کر
ع ہے وہ مردم شناس تر مجھ سے

۳۔ شناسائی

۴۔ (یا) ع معرفت ہائے اب وجد درکار

کرے حسّان مشورہ اس سے
حسبِ حکمِ حضورِ دانشِ یار
اِنَّہٗ لَیْسَ مِثْلُہٗ فِی الْاَرْضِ[1]

ہے جو انکاری سمجھو اس کو اسار[2]
جس کی کُنیت اَبُو اُلفصیل تھی وہ
صاحبِ دیدہ و دلِ بیدار
عبدِ کعبہ، عتیق بن عثمان
خردہ رس، نکتہ سنج، کارگزار
رکنِ حلفُ الفضول تھا نہ مگر
بُوالفضولی سے فطرتاً بیزار
قبلِ اسلام بھی کیا جس نے
بُت پرستی سے برملا انکار

---

۱ - ہے کوئی اس سا نہیں روئے زمیں پر
۲ - اَنغی کا - بے رس - بے مغز
نادان، احمق

جاہلیّت میں بھی کبھی جس نے

نہ چکھی لذّتِ مئے گُلناز

واہ کیا شانِ بے نیازی ہے

نہ نشاطِ نشہ نہ رنجِ خمار

ظلمتِ کفر میں وجود اس کا

جیسے کلجگ[1] میں نس[2] کلنک[3] اوتار

خمر و میسر سے مُجتنب دائم

وائے نردِ قمار و جامِ عقار

ایک مردِ مُوطّاُالاکناف[4]

ذاکر و شاکر و شکر گفتار

۱۔ ادوارِ زمانہ (ست جگ، تریتا جگ، دواپر جگ، کل جگ) میں سے چوتھے دور کا نام۔ جو اس وقت چل رہا ہے — دورِ حاضر، یہ ۴۳۲۰۰۰ سال کا ہے۔ اسے شروع ہوئے ۵۰۰۰ سال گذر چکے۔ پہلا ۱۷۲۸۰۰۰، دوسرا ۱۲۹۶۰۰۰، تیسرا ۸۶۴۰۰۰ سالوں کے تھے

۲۔ نہ۔ نہیں۔ بلا غیر

۳۔ داغ۔ عیب۔ بدنامی۔ رسوائی۔ بدی تہمت۔ دوش۔ روسیاہی۔

گراچرامیں پوچھتا ہوں بنا ہک موہے کلنک چڑھائیو — سانچ کہو ہر جی ہم سوں کچھ بیر تھا جو نیہہ لگائیو

۴۔ خوش اخلاق۔ فیاض۔ مہمان نواز

ہے سخن اس کا مُذب و مُستعذب

وہ ہے شیریں کلام و شیریں کار

بے ضرورت کرے کلام نہ وہ!

بس سجدِ کشودِ رشتہ کار

حاضرینِ سقیفہ سے پوچھو!

تابِ تقریر و گرمئ گفتار

"سنو اِنَّ النَّبِیَّ لَا یُوْرَث[1]

جس سے دل چاہے اس پہ لو اظہار

نہ پکارو! خَلِیْفَۃُ اللہِ!

میں تو ہوں محض[2] اس کا پیرو کار

جس سراپا کرم کے قدموں کی

خاک کُحلُ الجواہرِ ابصار

۱۔ع کوئی وارث نہیں ہوتا نبی کا
ع نبی شے کوئی ورثے میں نہ چھوڑے

۲۔ (یا) صرف

جسے کہتے ہیں برزخِ کبریٰ
جو سراسر ہے پردۂ اسرار
خیرِ مخلوق واشرفِ مبعوث
اَدْعَجُ الْعَیْنِ ، اَھْدَبُ الْاَشْفار[1]
رحمت و نور ہے امام و ہُدیٰ
ہر شرف کا ہے جس پہ دار و مدار
۱۲ پیش آہنگِ کاروانِ حیات
شمعِ رہ جس کا پرتوِ رخسار
جس کا کرندیدہ[2] نام ہے اس کا
غاشیہ دار و حاشیہ بردار
بعدِ ربِّ عظیم ہے جو عظیم
اس کا طاعت گزار و خدمتگار

۱- ع سیاہ چشم دراز مژگاں
ع لانبی پلکوں سیاہ آنکھوں والا
کالی

۲- کامل: ھُوَاسمُہٗ فی الزّبور

ہوں میں لَسْتُ بِخَیْرِکُمْ[1] کا مُقِر[2]

تم پہ روشن ہیں میرے روشن وتار

اِنْ اَسَأْتُ فَقَوِّمُونِی،[3] اے

آل واصحابِ احمدِ مختار!

وَاَعِیْنُونِیْ اِنْ اَحْسَنْتُ[4]

اے رفیقانِ سیّدِ ابرار!

اِنِّی اُوْصِیْکُمْ بِتَقْوَی اللہ![5]

مَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَار[6]

۱۔ میں تم سب سے اچھا نہیں۔
۲۔ اقرار کرنے والا۔
ع ہے مجھے اقرار میں تم میں نہیں نیکوتریں۔
۳۔ ع گر برا کام کروں تو مجھے سیدھا کردو۔
ع برائی پہ ٹوکو مجھے بر ملا۔
۴۔ ع کرو میری مدد بھلائی میں۔
ع میں اچھا کروں گر تو مجھ سے تعاون کرو۔
ع میں نیک کام کروں تو کرو کمک مدد میری۔
۵۔ ع کروں تم کو تاکید متمکین خوفِ خدا کی (وصیّت کروں تم کو ——)
۶۔ ع ظالموں کا کوئی معین نہیں۔
ع نہیں ظالموں کا مددگار کوئی

مَا اَطَعۡتُ اللہَ اَطِیۡعُوۡنِیۡ[۱]

رکھّو بے شک اسی قدر سروکار

یعنی میری کُمک کرو جب تک

رہوں باطل سے برسرِ پیکار"

خطبۂ اوّلیں سنا اس کا!

بے محابا، برہنہ، بے زنہار

کیسا تایا ہُوا کلام اس کا

کیسا شیوا بیان و خوش گفتار

سب سے پہلے ہُوا مسلماں جو

جس کا السّابقون میں ہے شمار

۱- ع میں جب تک خدا کی اطاعت کروں تم بھی میری اطاعت کرو!

ہے وہ بالاتفاق [1] اَھدَی النّاس
متواضع، متیں، وفا کردار

"مُستغنی بِنَفسِکَ" [2] جس سے
کہیے ہر دو جہان کا سردار

گرچہ ہے اہلِ فضل و وسعت میں
اس خدامست مردِ حق کا شمار

فکرِ بود و نبود سے بالا!
بے نیازِ غمِ ضِیاع [3] و عَقار

(جس قدر دولت اتنی حرص بڑھے
غارتوں سے بھرے نہ پیٹ کا غار)

دل تونگر تھا اس غنی کا سے
تھی نہ پروائے درہم و دینار

۱- ع سارے لوگوں / ساری خلقت سے ہے بڑھ کر وہ ہدایت یافتہ
۲- ع ہونے دے اپنی ذات سے تو مجھ کو فیض یاب!
۳- زمینیں - مال و اسباب - ساز و برگ-

فَاَمَنُّ عَلَیَّ فِی نَفْسِہٖ"

پیہم انفاقِ مال کو تیّار

اس سراپا سخا کا کیا ہو بیان

دردِ سر جس کا دوسروں کا سدھار

زندہ رودِ کرم خجل جس سے

جُو وانہار٥ وچشمہ سار و بحار۱ ۱۴

معن بن زائدہ و حاتمِ طے

دیں صدا جس کے در پہ سانجھ سکار۲

نَحمُ اُمّتی بِاُمّتی۳ کا

ہے جو مصداق وہ جگر افگار

مانے احسان بلالِ ابنِ رباح

کریں توصیف یاسر و عمّار

ب. بحر۔ سمندر

٥(یا) دریا

۲۔ تڑکے۔ علی الصبح

۳۔ یعٰ مری امّت میں سب سے مہرباں وہ میری امّت پر

التفاتِ نگاہ و حرفِ کرم

چارۂ درد واندہ وتیمار

ہے وہ بیچارگاں کا پُشتیباں

اور کمزور کا عصا بردار

دستگیرِ ضعیف و مستضعف

سائلوں کی لگی ہے در پہ قطار

بُو فُکَیہَہ، لُبَیَنہ[1]، زِنّیرہ[2]

واگزار اطاعتِ جبّار!

عامر ابنِ فُہَیرِہ اس کے طفیل

ہُوا بے خوفِ عار واستشعار[3]

اور اُمِّ عُبَیس و نہدیّہ[4]

شاد مثلِ عرائس[5] اَبکار[6]!

۱- (یا) لبیبہ؟ ۲- زِنبرہ؟

۳- پوشیدہ دل ہی دل میں ڈرتا۔ شعار پوشیدن و پنہاں داشتن، ترس و بیم در دل

۴- (یا) عمیس، عنیس؟ ۵- ج عروس

۶- ج بِکر، کنواری۔ دوشیزہ، ناکتخدا۔ شونادیدہ۔

کیوں نہ ابنِ اثاثہ کا ہو وہ کفیل

جانتا ہے پرائی پیڑ کی سار[1]

شہواتِ جہاں سے روگرداں

وہ مُخیّر ہے زُبدۂ اخیار

اسے مرسل کا دستِ راست کہو

خواصۂ خواصگانِ پاک نجار[2]

محسنوں کو عزیز رکھتا ہے

ایزدِ پاک — مَبدأُ الآثار

ہے وہی مستحق امامت کا

ہے جو واقع میں صاحبِ اعمار

کرے بے غلّ و غش صلہ رحمی

حسبِ مقدور و مکنت و مقدار

۱۔ لبِّ لباب۔ حقیقت۔ حاصل کلام۔ مول۔ قیمت۔ خبر۔ بھید۔
۲۔ اصل۔ جڑ۔ ذات۔

وہ جگر بندِ سلمیٰ و عثمان!

وہ جگر دارِ آفتاب آثار!

باعثِ فخرِ تیم بن مُرّہ!

مایۂ نازشِ بنی قیدار

اُمّ الخیر و بُو قحافہ کا ہے!

دُودماں کیسا افتخار تبار!

جس کے دامن پہ بوسہ دیں حوریں

سہی بالا، صبیح، خوش رفتار

لَیتَنِی کُنتُ حِیضَۃً مُلقَاۃ

جس نجیبہ کی آہِ سینہ فگار

اسے حیض کا پھینکا ہوا لتّہ میں ہوتی کاشکے!

تو اسے حیض کے لتّے کی مانند پھینک دے گا — یسعیاہ ۳۰-۲۳

کاش جنتی[•] مجھے نہ ماں میری

جس ستم آشنا کی ہے یہ گو یار[1]

ذاتِ والا صفات ہے جس کی

ایک ہیرے کی طرح پہلو دار

وہ عقیلہ، مہذّبہ، حُرّہ!

گُلِ تازہ چنینِ فصلِ بہار

صالحہ، صادقہ و صدّیقہ

ہے سراپا جو رُوکشِ اسحار

قہرمانہ نہیں، ہے ریحانہ[2]

وہ نزیہہ[3] شوائب[4] و اقذار[5]

۱۔ واویلا ۔ ہانک پکار ۔ داد فریاد ۔ دہائی استغاثہ

بیوں اپرادھی جنم کا نک سک بھرا بکار ۔ تم داتا دکھ بھنجن ہو موری سنو گہار ۔

۲۔ فَاِنَّ الْمَرْأَۃَ رَیحَانَۃٌ وَلَیْسَتْ قَہرَمَانَۃ —— نہج البلاغۃ

اَلْمَرْأَۃُ رَیحَانَۃٌ وَلَیْسَتْ بِقَہرَمَانَۃ —— ابنُ المقفع

۳۔ منزّہ ۔ پاک ۔

۴۔ آمیزشیں ۔ آلودگیاں ۔ عیوب ۔

۵ ناپاکیاں ۔ نجاستیں

• "اینڈے دُکھڑے مول نہ بھوگدی میں جیکر جمدی نہ میری ماں مینوں"۔ —— ہدایتُ اللہ

هَنِیئه، لَئِینه، عفیفه ہے جو

دل ہے اس ست سروپ کے بلہار[1]

ناز بردار نازنیں جس کے

رشکِ مریم وہ مرمریں رخسار

ہے فضلیت ثرید کی جیسے!

عام کھانوں پہ یونہی وہ پرکار

بڑھ کے جملہ زنانِ عالم سے

کرے ہر صاحبِ نظر اقرار

اَلعَبُ بِالبَنَاتِ فِی بَیتِهٖ[2]

فرحت انگیز ہے شمیمِ عرار

رمزِ وَالضُّحیٰ طلعتِ زیبا

شرحِ وَاللَّیل گیسوئے خمدار

۱۔ بلہار۔ بلہاری۔ نچھاور۔ تصدّق۔ قربان۔ نثار

۲۔ ع ہیں کھیلوں اس کے گھر میں لڑکیوں سے

پچیوں

وہ رداپوشِ نکہتِ عصمت
جس کو دیں باج نافہ و عطّار

اس کی پوشاک عزّت و حرمت
چشمِ نیّر[۱] بھی تشنۂ دیدار

اوڑھنی اس کی بدر کا پرچم
اُحُد و خندق اس کے آئینہ دار

گردِ سُمِّ ستور و اشتر سے
چشمِ انجم نگاہ اُشجن سار[۲]

صاحبُ العلم، صائبُ الرّائے
سب محدّث ہیں جس کے وصف نگار

اَفْقَہُ النّاسِ، اَحْسَنُ النّاسِ
بہ طراز و طلاقتِ گفتار

۱۔ (یا) گردوں۔
۲۔ سرمگیں ۔ سرمہ آلود۔
کاجل بھری

قلب فیضانِ وحی سے مُلہَم

ذہن برّاق و صیقل و طرّار

جو مزکّیٰ ہے جو مصفّیٰ ہے

خوش نفس خوش نہاد خوش اطوار

پاسبانی کرے حیا جس کی!

وہ نظر بندِ دیدۂ سحّار

اُمِّ رُوماں کی وہ نورِ نظر

قامتِ سرو، چہرۂ گلنار

وہ کہ اجلی[1] ہے چاندنی کی طرح

وہ کہ ہے روحِ روضہ وازہار[2]

جس کا چہرہ ہے نور کا بُگّا!

صبحدم جیسے گوشۂ گلزار

۱۔ اُجلّ، سوچھ، نربل۔
۲۔ کلیاں، غنچے۔

اے کنول دیکھ پاک داماں نی!

جس کا منّاد ایزدِ غفّار

وہ حَصان ورَزان جس کی شان

مَا تُزَنُّ بِرِیْبَۃٍ[1] بکنار

جس کی باتوں میں باس کلیوں کی

رعب و حیرت سے سلب صوت ہزار

اُمِّ ابنِ زُبَیر ـــــ بے تمثیل

پیڑ پھولوں بھرا، گھنا، چھتنار

عُروہ کہتا ہے جس کو "یا اُمتّاہ"

اور "یا خَیرَ اُمٍّ!" صِغار و کِبار

جسے رُوحُ القدس سلام کہے

جس کے جِنّ و مَلَک نیاز گزار

۱۔ حَصانٌ رزانٌ ما تُزَنُّ بِرِیْبَۃٍ
وَتُصْبِحُ غَرْثٰی مِنْ لُحُوْمِ الْغَوَافِلِ
ـــــ حسّان بن ثابتؓ

راست گفتار، نکتہ رس، زیرک

بات جس نے نہ کی کبھی بلدار

ہر طرح جس پہ ہیں اَلَمْ نَشْرَحْ

آسمانی کلام کے اسرار

ہے جو شعرِ لَبِید[۱] کی حافظ

جانے ہر ندرتِ خیال کی سار

۱۔ عائشہؓ حافظِ شعرِ لبید | او دلارام نبی، مادرِ ما!
اِنَّھا حِبُّ اَبِیکِ کہ کر | تصفیہ جس کا پیمبر نے کیا
حاصل اس کی سی بصیرت کس کو! | کس کو ارزانی دماغ اس کا سا؟

لَبِید بْنِ رَبِیعَۃ العامریّ ——— اَلْمُعَلَّقاتُ السَّبْع میں چوتھا قصیدہ ان کا ہے ؛-

عَفَتِ الدِّیارُ مَحَلُّھا فَمُقَامُھا | بِمِنًی تَأَبَّدَ غَوْلُھَا فَرِجَامُھا

ان کا شمار مخضرمین میں ہوتا ہے۔

۱۴۵ سال کی عمر میں کوفہ میں اوائلِ خلافتِ امیر معاویہؓ میں ۴۱ ھجری میں وفات پائی۔ اسلام لانے کے بعد شاعری سے تائب ہو گئے یہ کہہ کر کہ قرآن نے مجھے شعر سے بے نیاز کر دیا۔

(۲) یکفینی القرآن) اَوْ: اَبَعْدَ الْقُرْآنِ؟

اور صرف یہ شعر کہا :

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اِذْ لَمْ یَأْتِنِی اَجَلِی | حَتّٰی لَبِسْتُ مِنَ الاِسْلَامِ سِرْبَالا

طول عمر کی وجہ سے اکثر کیا کرتے تھے :

وَلَقَدْ سَئِمْتُ مِنَ الْحَیَاۃِ وَطُولِھا | وَسُؤَالِ ھٰذَا النَّاسِ کَیْفَ لَبِیدُ؟

طبّ و فقہ و سخن میں کامِل فن !

وہ خطیبہ ، مفسّرہ ، عبّار [1]

خولہ بنتِ حکیم کی تحریک

سے شریکۂ سیّد الابرار [2]

وَعَلٰی خَیرِ طائرٍ جس وقت

آئی پرنا کے وہ پری دیدار [3]

عنفوانِ شباب سے گلرنگ

الھڑ ، ان چھیڑ ، باکرہ ، ہُشیار

جو حریرِ سفید میں ملبوس

نظر آئی تھی خواب میں دوبار

تھا ابوزرع کی طرح جس کو

مُاذ ماذ [4] اُس کا شوہرِ دلدار

۱۔ عابر۔خواب کی تعبیر بیان کرنے والا۔
۲۔ (یا) حلیلۃُ = زوجہ، شریکِ حیات
۳۔ بیاہ ۴۔طیّب طیّب

کوئی ہوگی نہ اس سی بیوی زن

سیر مخزون کی خزینہ دار

اِنَّکُنَّ صَوَاحِبُ یُوسُف[1]

یہ بھی ہے رنگِ طالعِ بیدار

ماہ و خورشید کا قرانِ مبیں

دونوں اک دوسرے کے عاشقِ زار

لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ[2]! کہہ کر!

دلی جذبات کا کرے اظہار

مِثْلُهَا فِی الْبِلَادِ کُمْ یُخْلَق[3]

سادہ، سمجھدار، سانولی، طرحدار

اِفْکِ اَفَّاک[4] سے منزّہ و پاک

سورۂ نور جس کا ہار سنگھار

۱۔ ع تم ہو یوسف کی ساتھنیں ساری ع یوسفؑ کو تمہیں ہو ورغلانے والی
ع ورغلانے والیاں یوسفؑ کی ہو تم عورتیں۔ ۲۔ خدائے محمدؐ کی مجھ کو قسم۔
۳۔ نہ شہروں میں پیدا ہوا مثل اس کا ۴۔ بہتان تراش کا بہتان۔

سفلہ پن کی ہے انتہا اس پر
اتّہام و گمانِ عار و عوار

نام صَفوان بن مُعَطّل کا
جس کے باعث ہے داخلِ اَسفار

(ایک پل کی ذرا سی غفلت سے
بنے طوقِ گلو، گلے کا ھار)

ہوئی خلدِ بقیع میں مدفون!
تنی مرقد پہ چادرِ زرتار

یاد اس کی کہ جیسے پڑتی ہے
بند غنچوں پہ ہلکی ہلکی پھوار

بزم میں زمزمہ جلاجل کا
صفِ ہیجا میں تیغ کی جھنکار

جیسے رم جھم ملہار[1] کی تانیں
اڑے ایامِ گُل میں جیسے بہار

۱- ایک راگنی۔

تننے اک دم سے جیسے بے موسم

آسماں پر رو لیے ابرِ بہار

گپت[1] چٹکار جیسے کلیوں کی !

جس طرح کوٹلوں کی گم گوسنجار

جس کے حجرے میں تین چاند گرے

وہ حمیرا[1] تھی اس کے گھر کی بہار

عاج اندام و پرنیاں پیکر

اک کھنچا تیر، اک اپی تلوار

لو نکلتی ہے جس کے عارض سے

لبِ احمر ہیں دانہ ہائے انار

۱۔ پوشیدہ ۔ مخفی ۔ نہاں ۔ غائب ، خفیہ ۔ نادیدہ ۔ غیر مرئی ، ڈھکا (چھپا) ہوا

خرمنِ مشک کاکلیں جس کی
فرطِ غیرت سے چہرہ آتش بار

وہ سراپا صیانت و سطوت
وہ مجسّم معطّر و معطار

جو صدف بھی ہے اور گوہر بھی
خود سر و دلیر و طبیعت دار

وہ جمال و فروغ و زیبائی!
کہ ہو آپ آپ لُعبتِ فرخار

دو کمر بند والی[ا] جس کو کہیں
تھی وہ اَسما اُسی کی برخور دار!

◎

اس کے بیٹے[۱] کا قرضدار ہوں میں
جس کے اوصاف ہیں قطار قطار

ا- عبداللہ ابن زبیرؓ
حـ ۰ ذات النطاقین

وہ رہینِ ستارۂ ریمن[1]

منکرِ ماکر کا بسمل و کشتار[2]

چہرۂ غم سے سُتا ہُوا لیکن

گلِ تازہ کا خال و خد پہ نکھار

راز کا استتار کیسے ہو ؟

کہیں چھپتے ہیں عشق کے آثار؛

زردئ رخ کے سامنے بے رنگ

ارغواں چہر گانِ لالہ عذار

۱۔ مخففِ ریومند ۔ صاحب مکر وحیلہ ۔ مکّار وڈھیل وشیطان

۲۔ بسمل وکشتہ ۔ مذبوح ۔ قتیل ۔ ہلاک ۔

یوں لگا ہے حنا[1] کتم[2] کا خضاب
ریش و سر پر کہ مانند رنگِ چنار
جیسے چنگاریاں ہوں عرفج کی
جس طرح ہوں ببول کے انگار

◎

وہ ہے چابک سوارِ عرصۂ دہر
زیرِ راں اس کے اشقرِ[3] اعصار[4]
راکبِ مرکبِ حرونِ[5] جہاں
رائضِ[6] اسپِ چرخِ کج رفتار

۱۔ حنا۔ مہندی ۲۔ کتم (ریا) ۳۔ ہر شے سرخ رنگ جو زردی اور سیاہی مائل ہو۔ گھوڑا جو اسی رنگ کا ہو۔ سرنگ گھوڑا ــــ اشقر دیوزاد۔ "طلسم ہوشربا" میں امیر حمزہ کا اسپ خاصہ۔

۴۔ ج عصر = زمانہ

۵۔ سرکش Mettlesome Steed

۶۔ کسیکہ اسپان را ریاضت آموزد و آں چابک سوار باشد۔

ثابتُ الجأشِ، حاملُ الکلِّ[1]

دیکھنے میں اگرچہ لاغر و زار

کسبِ آدابِ حرب جس سے کریں

صفدر و سر شکن سپہ سالار

عَمرو بِن عاص و خالد ابن ولید

شہسوارانِ عرصۂ پیکار

خالد ابنِ ولید سیفُ اللہ

یدِ قدرت کی تیغِ جوہر دار

شیر ببروں سے بڑھ کے زور آور

سب جلو داروں کا جو ہے سردار

(اور اُمّ تمیم[2] کا قصّہ

محض کذب و دروغ کا طومار)

۱۔ ع دل کا مضبوط و قوی، بوجھ اٹھانے والا۔

۲۔ دیکھیں "مزمور میر مغنّی"

إنّ في سيفِ خالدٍ رهقاً[1]

رعد بھرتی ہے اس کے ساتھ ہنکار

تیز تر برق پا عتابوں سے

گرزِ آتش ہے شعلہ زن تلوار

نعرہ ہَل مِن مّزید کا لب پر

خونِ اعدا سے تر بتر رتنار[2]

۲۴۰ نام مِرسَب تھا اس کا، برّش میں

تھی رَسُوبِ رسول کی ہمکار

◎

قیمتاً لو کسی سے جو بھی لو!

نہیں شانِ مجاہد استثمار[3]

۱۔ أي عجلة والرّهق الهلاك ايضاً وقال الشّيباني فيه رهق أي حِدّة وخِفّة۔
ع شتابی / ہلاکت ہے خالد کی تلوار میں۔

۲۔ رتنار: سرخ۔ روشن ۳۔ استحصال: میوہ چُننا (مانگنا)۔ پھل پانا

شور و آشوبِ مسلکِ دوناں

نہب و تحزیب شیوۂ اشرار

زن و طفلِ صغیر و شیخ کبیر

رہیں مامون[1] لشکرِ جرار

جو نبردِ آزمانہ ہو تم سے!!

کرو ہرگز نہ اس سے گیرودار

کہ سپاہی خدا کے ہوتے ہیں

مردمِ بے گزند و بے آزار

کرے اس کو نہ خستہ و مجروح

ہے یہ رہرو پہ حقِّ راہگزار

نہ اجاڑو ہری بھری فصلیں!

نہ مکانات کو کرو مسمار

کرو زندوں کی طرح اس سے سلوک

نخل[2] آئے جو راہ میں پھلدار

(۱) محفوظ۔ (۲) پیڑ

شجرِ سایہ دار جب بھی ملے
کرو اپنا سمجھ کے تم اسے پیار

نیک و بد ہر اثر کریں محسوس
غیر محسوس طور پر اشجار

واجب الاحترام ہے انسان
کسی ذی روح کو نہ دو آزار

کرو جو بھی تمہارے بس میں ہو
پئے تالیفِ قلبِ صومعہ دار

ہے طوالت سخن کی لاطائل
پیشِ قسیّس و راہب و اَحبار

مُثلہ[1] اک فعلِ وحشیانہ ہے
کرو اس سے تجنّب و احذار

۱- لاش کی بے حرمتی کرنا۔ ناک کان کاٹنا۔
آفت - سزا - عذاب۔

رُوسیاہی دروغ و بدعہدی

خواہ کچھ ہو نبا ہو قول و قرار

◎

بے نظیر اس کی حکمتِ عملی

نعرہ اس کا تھا "جاہدُوا الکُفّار"[1]

بیخ و بُن سے اکھاڑو نخلِ بدی

جانِ کفار سے نکالو دمار[2]

بسکہ وہ حق سے ہیں عَفُوّ و غَفُور

لڑوان سے موحّدانہ گہار[3]

۱- ع کرو کفار سے جہاد کرو۔
۲- دمارغ (غلط العام)۔ہلاک و بوار
۳- ایک آدمی کا کئی آدمیوں سے ڈٹ کر لڑنا۔گو یا لڑنا۔چو طرفی لڑنا

قَتلِ اَهلِ الرِّدَّةِ وَالْبِدَعِ

حکمرانی کی رمز سے آگاہ
پختہ کارِ مسائل و افکار
شرطِ صلحِ حدیبیہ سُن کر
ہو عمرؓ کی طرح نہ شکوہ گزار
چُن کے پلکوں سے اُس کے تلووں پر
راہِ پُر خار کو کرے ہموار
فتنۂ ارتداد کے آگے !!
قدِ آدم اک آہنیں دیوار
جھوٹے نبیوں کی کر کے سرکوبی
جو کرے پاسبانیِ اقدار

ذُوالخمار[1] و مُسیلمہ دونوں

سے بیک وقت برسرِ پیکار

ایک رحمان تھا یمامہ کا

دوسرا تھا یمن کا نا ہنجار

بیکسی ہائے اسودِ عَنْسی

جب چلا اس کی شاہ رگ پہ کٹار

گڑگڑاہٹ ہے جان کندن کی

جیسے لیتا ہو کوئی دیو ڈکار

چلا تڑپا چرِ ترِ آزاد[2] !

ہُوا واصل بہ کیفرِ کردار

۱- خمار دوپٹہ یا اوڑھنی کو کہتے ہیں چونکہ یہ ہر وقت عمامہ باندھے اور چادر اوڑھے رہتا تھا۔ اس لئے یہ نام پڑا۔

۲- شہرِ بن باذان عاملِ صنعاء کی بیوہ جس سے اسود نے نکاح کر لیا تھا جب اسود، فیروز کے وار سے زخمی ہو کر مذبوح بیل کی طرح دہاڑیں مارنے لگا اور پہرے دار چیخیں سن کر دوڑے تو آزاد نے انہیں یہ کہ کر مطمئن کر دیا کہ، تمہارے پیغمبر پر وحی نازل ہو رہی ہے۔

آگیا غالب امرِ ربِّ قدیر"

مالک ابنِ نویرہ کی ہے پکار

اک فریبِ نظر ہے اوج ان کا

خلعتِ اہلِ بغی — جامۂ عار

جیسے دم بھر کو پھلجھڑی چھوڑے

آسمان پر ستارۂ دُمدار

بدبر و بدتبار و بدطینت

بددل و بدسگال و بدکردار

پلے بہ پلے مدّعی نبوّت کے

دم بہ دم انتشار کی یلغار

وہ طُلیحہ بنی اسد کا نبی !

فتنہ پرداز و رمین و عیّار

قتل سے ہے شدید تر فتنہ

رہیں موقع کی تاک میں مکار

اشغلہ چھوڑیں شر کے بانی کار

اُبْزُقُوا فِی وُجُوہِ اَھْلِ النّار [1]

راکھ کی ہیں کہاوتیں ان کی !

ان کی تلبیس پر خدا کی مار [2]

جس طرح بانجھ رات کا رویا

یونہی ضال و مُضِل ہیں یہ بدکار

۱۔ ع تھوکو اہلِ جہنم کے منہ پر ! ۲۔ (یا) سنوار

دشمنِ ہر مُکذّب و مُرتاب

خصمِ ہر ناماعد و غدّار

کافروں پر عذاب کی بارش

آگ کا شعلہ از پئے کُفّار

بہرِ تنبیہِ مانعینِ زکاۃ!!

جو نکالے نیام سے تلوار!

شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِقتال[۱]

ہر کمیں گاہ پر کرے یلغار

بہ تقاضائے مصلحت جس نے

کم نہ کی انقلاب کی رفتار

پسِ ظلمت ہیں آفتاب بہت

مانے حالات سے وہ کیونکر ہار؟

۱- ع قتال کے لئے سینہ خدا نے کھول دیا۔
ع خدا نے کھول دیا اس کا سینہ بہرِ قتال

وہ اسیرانِ بدر کا شافع!

صاحبِ الوحی کا مشیر و مُشار[۱]

جس کا کردار شک وریب سے پاک

وہ عتیقِ عذابِ برزخ و نار

سب سے پہلا خلیفۂ راشد

خواجۂ خواجگاں باستقرار

منتخب روزگار کا گویا

چیدہ و برگزیدۂ ادوار

بات جس کی مُرَجَّح و مُتقَن!

کام جس کا ستودہ و سُتوار[۴]

جس کے حُسنِ کلام سے معمور

بیت و محراب و منبر و اَطہار

۱- اشارت کردہ شدہ - مشارٌ الیہ

۲- غالب - ترجیح دی گئی - افضل - فائق -

۳- محکم - جیّد، استوار   ۴- استوار

کرے ہر مسئلے کے ہر پہلو
پہ جو طول و طویل سوچ بچار
شعر و ایام میں یگانۂ دھر
اہلِ اخبار و صاحبِ آثار
اس کا ہر قول فیصلہ کُن ہے
"قِیلُہُ الْقِیْل" سب کو ہے اقرار
وہ کہ فحّاش ہے نہ ہے صَخَّاب[1]
وہ کہ مہذار[2] ہے نہ ہے مِکثار[3]
وہ کہ عیّاب[4] ہے نہ ہے مدّاح
بر بنائے طبیعتِ خود دار

۱۔ مرد بسیار بانگ و فریاد - سخب = بانگ و فریاد
۲۔ مہذر ــــ بیہودہ گو۔
۳۔ مکثیر ۔ مرد بسیار سخن
۴۔ عیب جُو

لاغَلیظٌ[1] ھُوَ[1,2] وَلَیسَ بِفَظّ[2]

وہ کہ ینبوعِ[3] دانشِ فوّار[4]

رہے ہر کارِ خیر میں آگے

کرے احقاقِ حق پہ جو اصرار

رہے جس کی جبیں عرق آلود

مزد و محنت سے جس کو آتے نہ عار

بارِ احساسِ فرض سے مغلوب

روتے تنہائیوں میں زار و قطار

بکریاں بھیڑیں اور اونٹنیاں

دوہے ہمسایوں کی پکار پکار

۱۔ سخت و تند خو

۲۔ بد خلق و سخت کلام

۵ ع وہ تند خو ہے نہ بد خلق ہے نہ سخت کلام

۳۔ ج ینابیع ۔ چشمۂ بزرگ

۴۔ فوّارہ ۔ سرچشمہ ۔ بگ ۔ بہت جوش مارنے والا۔

خدمتِ خلق پر کمر بستہ !

رہبرِ قوم ، پیشوائے کار

چرخِ گردندہ نے کبھی دیکھا

کوئی ایسا خدائی خدمت گار؟

باوجودِ ہمومِ[1] دور و دراز ! !

رکھتے ملحوظ حقِ قرب و جوار

جیسے ملّاح کا سمندر سے

جیسے بچّے سے ماں کا پیار دلار

مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ کی

رمزِ مخفی کا جو کرے بستار[2]

صادِمُ الْعَزْمِ حَاضِرُ الْحَزْمِ

تیز رو ، نرم گو ، جری ، جرّار

۱۔ جِ ہم ۔ آلام و افکار

۲۔ تفصیل ۔ تشریح ۔ بیان ۔ شرح ۔ دیاکھیا ۔ ورنن ۔ بکھان ۔ و شان ۔ تصریح

ع ۔ الجھر تو ہیں عشق کے دو ہی لیکن ہے بستار بہت ۔ میرؔ

اَشجعُ النّاس ہے بقولِ علی

ہے ارادہ قوی، گو جسم نزار

(اہلِ حق ہوں کہاں سمین و بدین

مانگے موزوں تنی دلِ بیدار

ہو مٹاپے سے آدمی لدّھڑ

بنے چھل چھل کے ڈال گنڈے دار)

⊙

ہے بہنگامِ آشتی مرہم

دمِ پیکار ہے لبِ سوفار ۳۱۰

کیں فتوحاتِ ظاہر و باطن!

جس جگر دار نے سکندر وار

۱- جو بنی نوعِ آدم میں سب سے بہادر

۲- سوفار: سوئی کا ناکا - تیر کا دہن
تیر کا وہ منہ جسے کمان میں رکھ کر چلاتے ہیں۔

بحمد اللہ علی الحق

غیب سے اس کی سمت آئے کُمک[1]

ہردم آمادہ نزر تجہیز تر[2]!

شاملِ حال رحمتِ دادار

آتے شام و عراق زیرِ نگیں

طے ہوتے جادہ ہائے ناہموار

پڑ گئی سرد آتشِ مُوبد[3]

ہُوا برباد خانۂ خمّار

بنے قیدی ابوالحسن بصری

ہم ہیں احسان مندِ جنگِ مزار

۱۔ کمکی (امدادی) فوج

۲۔ تیار۔ کمربستہ۔ الجہاز۔ سازوسامان جو تیار کر کے رکھا جاتے۔

۳۔ حکیم اور دانشمند اور پیشوا آتش پرستوں کا۔
صاحبِ حکمت۔ پیرِ مے فروش

کاش تم ہوتے اس گھڑی زندہ

اے قتیلانِ فتنۂ تاتار!

بہمن و شیر زاد پر خالد!

اب بھی طاری ہے ہیبتِ انبار

شان ہے صدق پہ جس کی

قبلہ رو بالعشیِ[1] والابکار[2]!

علم و حلم و تدبّر و تدبیر

عزم و حزم و ثبات و صبر و قرار ۳۲۰

۱- زوالِ آفتاب۔ آمدِ شب۔ شام
۲- طلوعِ صبح۔

خشیت و زہد و ضبط و عجز و ورع

عفو و احسان و عدل و عزّ و فخار

چند پہلو شبیہِ روشن کے

چند اجزائے عظمتِ کردار

◎

اجتہاد و قیاس ورائے ہیں

ہے جو تازہ خیال و تازہ کار

وہ کہ تعبیرِ خواب میں یکتا

اہلِ احوال میں ہے جس کا شمار

(یاد آتے ہیں دانیال نبی

اور بابل بنام بخت نصر دربار)

لقب اس کا ہے اَغبَرُ الاُمَّت

آشکار اس پہ ہر اساسِ کار

جس کی زُوہت[1] سے رونقِ کالا

جس کی برکت سے گرمیِ بازار

نہ جسے این و آں کا اندیشہ !

نہ جسے فکرِ خویش و اہل و تبار

جس کے منہ میں زبانِ شکوہ نہیں

ہے بہر حال رب کا شکر گزار

انکسار و فروتنی دیکھو !

پا پیادہ ہے خود ، اُسامہ سوار

وہ محاسن کا میوہ دار شجر

وہ مکارم کا گلبنِ بے خار

۱۔ چہرے کی رونق ۔ نرمی ۔ تروتازگی ۔ خوبصورتی
آن ۔ شان

ماہ و خورشید نے اسے دیکھا

محوِ میقات و سعی[1] و رمیِ جمار[2]

آہیں آنسو مسلسل و مرسل

بہرِ قربت ہے اور کیا درکار؟

شرحِ اُمُّ الکتاب سرتاپا

شک ہو تو فَانظُرُوا اِلَی الآثار

حسرتِ قَائِمِینَ بِاللَّیلِ[3]

رشکِ مُستَغفِرِینَ بِالاَسحار[4]

طبعِ خاموش و محفل آرا ہیں

ہے سکون و تحرکِ پرکار

۱- دوڑ۔
۲- جمار جمرہ کی جمع - چھوٹی کنکریاں - حاجی منا میں پہنچ کر شیطان کو کنکریاں مارتے ہیں ـــ اسے رمیِ جمار کہتے ہیں - یہ مناسکِ حج کا حصّہ ہے۔
۳- ع راتوں کو جو حضورِ خدا میں کھڑے رہیں۔
۴- ع دعا بخشش کی مانگیں جو سحر دم

آنکھیں دو بولتی زبانیں ھیں

ہوئی گٹھل[1] کبھی نہ جن کی دھار

روتے شاداب جس کا صبحِ چمن

جس کی موجِ نفس نسیمِ بہار

جس کے تذکار و تذکرہ سے بھرے

صفحہ ہائے صحائف و اسفار[2]

جس کے دشت و دیار میں چرچے

وہ نکو طلعت و نکو دیدار

جس کے ذکرِ جمیل سے گونجیں

وادی و باغ و راغ و کوہ و قفار[3]

میرِ بزمِ تشاوروا فی الامر[4]

قبلہ گاہِ قبیلۂ احرار

۱- کند- بستہ- منجمد- کوڑھ (بے مغز) ۲- جمع سفر- کتاب ہائے کلاں
۳- بے آب و گیاہ چٹیل میدان
۴- ع کرو کاموں میں مشورہ باہم

دانشِ پیر و قوّتِ برنا!

ارجمند اختر و بلند آثار!

رشکِ نوشیروان و دابشلیم

بکرماجیت و بھوج کا آدھار[1]

نعمتِ شرحِ صدر جس کا نصیب

جو کرے منصفی سلیمانؑ وار

ختم صدقِ مقال و حسنِ عمل

جس پہ بعدِ محمدؐ مختار

◎

نہیں اثباتِ ذات کا خواہاں

دین کی بات پر کرے اصرار

۱۔ آسرا۔ وسیلہ۔ مربّی، معین

سُنے سب کی مگر کرے من کی

وہ زمانے کا آزمودہ کار!

بات دنیا کی ہو تو نرم و حلیم

امرِ دیں ہو تو جابر و قہار[ہ]

وہ امام و خلیفۂ اوّل!

مرکزِ فیض و منزلِ زُوّار[1]

وہ امامت کے کاخ کا بنّا[2]

وہ خلافت کے قصر کا معمار

کارنامہ ـــــ قیامِ بیتُ المال

از پئے جلبِ نفع و دفعِ مضار

نگرانی میں اس کی بیت المال

گویا اک گھر ہے بے در و دیوار

۱۔ جمع زائر۔ زیارت کنندگان۔ یاتری۔

ہ (یا) حکمِ اسلام ہو تو وہ جبّار۔

۲۔ معمار۔ بنا رکھنے والا۔ بنانے والا۔ بانی

"جو لیا میں نے اس کو لوٹا دو
دے زمینِ لحد کہیں نہ فشار"

وہ بقولے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ
ہے سزاوارِ اجرِ عُقْبَى الدَّار
اس کی عظمت کے معترف یکساں
ہوں وہ اہلِ یمیں کہ اہلِ یسار
ہے وہ کسف[1] و محاق[2] سے محفوظ
کہ رہیں سرفراز اہلِ ذمار[3]

۱۔ کسوف ۔ سورج گرہن (چاند گرہن ۔ خسوف)
۲۔ چاند کا گھٹنا
۳۔ وہ شے جس کی حمایت اور دفاع لازم ہو
آنچہ سزاوار بود نگہداشتِ آں بر مرد

عفو کو عقل کی زکات کہے!

وہ صداقت مآب وصدق شعار

شامل یُؤمِنُونَ بِالغَیبِ[1]

لیں دوا اس سے وہم کے بیمار

علم کو دے حیاتِ قلب کا نام

وہ سمیرِ صحائف[2] و اسمار[3] ۳۶۰

◎

راستی کی شکست بھی نصرت

اور مکر و دغا کی جیت بھی ہار

۱- ع مانتے ہیں جو غیب کی باتیں ع جن کا ایمان ہے ان دیکھے پر
نادیدہ
۲- قصہ گو- داستان گو
۳- جمعِ سمر- رات کی باتیں - راتوں کی کہانیاں

ہے وہ سرِّ رضا سے بے بہرہ

کد و کاوش کو جو کہے بیکار

آج زندہ ہے جو، وہ کل مُردہ

مُردگاں میں کرو تم اپنا شمار

طالبِ مرگ کو حیات ملے

خائفِ مرگ ہوا اجل سے دوچار

مرگ میسور، زندگی معسور

(موت آساں ہے زندگی دشوار)

بحرِ پہناورِ عناصر میں

کہ ہے معمورۂ فساد و فشار

زندگی ایک ٹوٹی پھوٹی ناؤ

اور بے بادبان، بے پتوار

کون اس ناؤ کا ہے کھیون ہار!

کون اس بیڑے کو لگائے پار!

سامنے صرصرِ حوادث کے
آدمی ایک ریت کی دیوار!

ہے مقدّر یہی صداقت کا
پسِ زنداں کبھی، کبھی سرِ دار

کرے برداشت سختیاں لیکن
ہو کسی حال میں نہ رُو بہ فرار

یہ سرائے نہیں ہے دارِ قیام
بہرِ راکب ہے یہ جہاں مضمار

اہلِ باطل کی جنّتِ شدّاد
عیش و نوش و عُناق و لبوس وکنار"

وہ جلال و جمال کی تصویر

نبیِ بے مثال کا شہکار

عمر نذرِ اقامتِ دیں کی

تھا خزاں میں فروغِ رنگِ بہار

شیخ الاسلام وہ نہیں ہے تو کون!

کر لو جس سے بھی چاہو استفسار

کون اس کے مقام کا منکر؟

محض ہٹ دھرم ہی کریں انکار

اس کا اقراری ہر نجیب و حسیب

اس کا انکاری ہر دغل کردار

معرفت میں کتاب و سنّت کی

ہے وہ اک بحرِ ذاخر و زخّار

باوجودِ کمالِ رُوحانی!

نہ وہ مغرور ہے نہ ہے فخّار

"

ہے جبیں پر وقار تقوے کا

رخ پہ عکسِ طہارتِ افکار

ہے دلِ کفر یونہی اس سے دو نیم

جیسے سکّین[1] سے دو پارہ خیار

دُور اس سے وساوسِ شیطان

چاق و چوبند و مستعدِ کار

اَعقَلُ النّاسِ خَیرُ ھُمُ نَفسا

پاس و تشویرِ[2] ہر سیاست کار

ہَیّن و لَیّن و لَبیب واَرِیب

شبِ یلدا میں نور کا مینار

خندہ رُو، نرم خُو، رقیق القلب

عین جیسے طلائے دست افشار

۱۔ ککڑی

۲۔ خجالت ۔شرمساری

سوز و صدق و صفا سلاح اس کا
علم و عرفان و آگہی او نہ ار!
صدرِ اربابِ دانش و بینش
مسند آرائے محفلِ تذکار
ذکرِ حق اس نحیف کا شیوہ
ترکِ حظ اس اسیف[1] کا ہنجار
دست بردار عیش دنیا سے
اس کا ملبوسِ خسروی۔ اطمار[2]
ہے سریرِ رخامِ کسریٰ پر
خندہ زن اس کا تسمۂ پیزار
ہے عفاف و تبتّل اس کا قماش
جس کے صدق و خلوص پود و تار

۱۔ اسیف۔ پیرِ فانی۔ اندوہناک۔ خشمگیں۔ رقیق القلب ——
۲۔ جمعِ طمر —— جامۂ کہنہ و چادرِ کہنۂ غیر پشمین } مزدور و بندہ و آنکہ گاہے فربہ نہ شود

٩

ضَجِرًا[1] لاَتکُنْ وَلاَ عَلِقًا[2]

لائے بے نم شجر نہ برگ و بار

سنو اِغْتَرِبُوا[3] وَلاَ تُضْوُوا[4]

تازہ کاری سے ہے حلاوتِ کار

١۔ ضجِر، ضجور، تنگ دل، بے قرار، زِچ۔
٢۔ عَلِق، عَلُوق، جونک کی طرح چمٹ جانے والا۔
٣۔ اغتراب، وطن سے دُور ہونا، غیر اقارب میں شادی کرنا۔

Exogamy (Germ: Exo – without Gamos – marriage)
برخلاف Endogamy (Germ: Endo – within Gamos – marriage)

٤۔ اضوئی، دُبلا ہونا، لاغر ہونا

شادیاں غیر اقارب میں کرو
تا نہ کمزور پڑو
اور شاداب و تر و تازہ رہو۔

لاَ يَتَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْمَقَرَابَةَ الْقَرِيبَةَ فَيَجِئُ وَلَدُهُ ضَاوِيًا ۔۔۔ (الغرائب) النَّزَائِعُ اَنْجَبُ ۔۔۔ تَزَوَّجُوا اِلَى الْغَرَائِبِ مِنَ النِّسَاءِ غَيْرُ الاقارب فَاِنَّهُ اَنْجَبُ لِلْاَوْلاَدِ!

لاَتَنْكِحُوا الْقَرَابَةَ الْقَرِيبَةَ فَاِنَّ الْوَلَدُ يُخْلَقُ ضَاوِيًا! : لاَتَاتُوا بِاَوْلاَدٍ ضَاوِيِّنَ!

فاروق اعظمؓ خانوادۂ سائب سے : يَابَنِى السَّائِبْ! اِنَّكُمْ قَدْ اَضْوَيْتُمْ فَانْكِحُوا فِى الْغَرَائِبِ ۔۔۔ اَلْغَرِيبُ ضِدُّ الْقَرِيبِ يَعْنِى اَنْكِحُوا فِى الْغَرَائِبِ فَاِنَّ الْقَرَائِبَ يَضْوِيْنَ الْبَنِيْنَ ۔۔۔

زبیر بن عوام سے لوگوں نے کہا : مُرْ بَنِيْكَ حَتّٰى يَتَزَوَّجُوا فِى الْغَرَائِبِ فَقَدْ غَلَبَ عَلَيْهِمْ سبرُ اَبِى بكرٍ و نُحُولُهُ۔!

Do not marry close relations for your offspring will turnout to be puny.
Marry outside the family and you will not breed weaklings.
You are too inbred. Marry out of your tribe
"...talis... liberal infusion of foreign blood!"

۱

اَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰہَ !

وہی رزّاق ہے وہی داد ار

ہے مسلماں پہ تا بہ حشر حرام

لحمِ خنزیر، خُون، مَے، مُردار

ہو نہ صالح اگر عمل، نافع

نہ چلیپا نہ سُبحہ و زُنّار

۲

وہ صدیقِ حمیمِ پیغمبر

جس کا عزمِ صمیم ہے رہوار

ہ (یا) وہی کرتار ہے وہی داتار

۱۔ یع خوف کھاؤ خدا سے اے لوگو!

۲۔ گرم پانی ۔مجازاً قریبی رشتہ دار یا دوست کو بھی کہتے ہیں اس لئے کہ وہ اپنے رشتہ داروں یا دوستوں کی حمایت میں سرگرم رہتا ہے صدیقِ حمیم: گرمجوش دوست

محفل اس کی مُعتوّلِ[1] اشراف

بزم اس کی مُخَیّمِ[2] احرار

وَعَتِیقُ اللّٰہِ مِنَ النَّارِ[3]

ایک دریا سے ژرف ولنگردار

وہ کہ اَوّاہ[4] بھی منیب[5] بھی ہے

اور ہے کامگارِ روزِ شمار

مُبہماتِ کتاب کا اس سے

بڑھ کے دیکھا نہ کوئی واقف کار[6]

متحقّق حقائقِ ایماں

سچ کی پہچان میں وہ تھا ہشیار

۱۔ اعتماد کردہ شدہ۔ جس سے فریاد کی جائے۔ جس پر بھروسا کیا جائے۔

۲۔ خیمہ گاہ۔ جائے استادہ کردن خیمہ۔

۳۔ یعنی خدا کا، جہنم سے آزاد کردہ۔

۴۔ جو۔ بہت زیادہ تأوّہ کرتا ہو۔ تأوُّہ کے معنی ہیں آوہ کہنا یا کوئی ایسا کلمہ زبان پر لانا جس سے حزن اور غم کا اظہار ہوتا ہو۔۔۔ مطلب خشیتِ الٰہی کا اظہار کرنے والا۔ نرم دل ۵۔ رجوع کرنے والا (انابت سے)

۶۔ (یا) ٹیکا کار = شارح، مفسّر۔

زادِ رہ اس مسافرِ حق کا

حسنات و عوارف و اَذکار

اور اعدائے دین کے سر پر

قہر اس کا کشاکشِ منشار[1]

کفر و اسلام کی کشاکش میں

رہ سکے کون غیر جانب دار؟

صاحبِ عقلِ مستقیم تھا وہ

اس میں مخفی نکتہ فہمیٔ شجّار

اِنَّكَ مَیِّتٌ کا رمز شناس

کبریا صید و عزرئیل شکار

۱- آرا - ارّہ - آری

"میرا بھائی ہے دوست ہے میرا

بہ فراخائے دہرِ ناہموار

میں بناتا اگر کسی کو خلیل

تو بناتا اسی کو بالاِقرار" ۲۱۰

جب شہنشاہؐ نے یہ فرمایا

میں بھی شاید تھا حاضرِ دربار!

جس پہ نازل سکونِ قلب ہُوا

بخت جس کا مُعین و ناصر ویار

بات اپنی مشیر سے نہ چھپا

بھید اپنا نہ دے مگر زنہار

اِنْ اَسَأْتَ عَزَلْتَنِیْ[1] بیشک

زجر ہے مُزدِ مردِ کودن کار

اور ہاں زِدْتَنِیْ اِنْ اَحْسَنْتَ[2]

مثلِ فیضِ سحابۂ مدرار[3]

اَیْنَمَا کُنْتُمْ ھُوَ مَعَکُمْ[4]

بہ خواص و لوازم و آثار!!

۱- ع کی برائی تو نے تو معزول کر دیں گے مجھے۔
۲- بڑھا ئیں (بھلائی) گے ترا رتبہ ہم اچھا کام کرنے پر۔
۳- ابر بسیار بارندہ - بسیار آب ریزندہ
۴- ع تم جہاں ہو وہ تمہارے ساتھ ہے
ع تمہارے ساتھ ہے وہ تم جہاں کہیں بھی ہو۔

کیا مدارِ دوایرِ گردوں
کیا مسیرِ کواکبِ سیار

سنو لَا تَغْدِرُوْا وَلَا تَغْلُوْا[۱]
کذب ہے زہر، صدق مہرۂ مار
ہو تفکر سے نفس کی تہذیب
دُھلے اشکوں سے قلب کا زنگار
کرو صاف اس کو آبِ دیدہ سے
شیشۂ دل پہ جب بھی آئے غبار
ہو نصیحت میں اختصار سے کام
کہ نقیضِ اثر ہے استکثار
بندگی — سرفگندگی، نرمی
حُب پہ ایمان کا ہے دار و مدار

۱- ع بے وفائی کرو نہ حد سے بڑھو۔

سب ہیں میری نگاہ میں یکساں

میں کسی کا نہیں ہوں جنبہ دار

فرقِ پست و بلند و زیر و زبر

نہیں زیبِ حکومتِ دینڈار"

جو سدا خیر کی بشارت دے

ہے جو سالارِ زمرۂ اخیار

اَفْعَلُ مَا اَشَاءُ[1] کہتا ہے

کس کو درکِ مدارجِ افکار!

لب پہ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ[2]

کرے غرماتے خشک سے افطار

سُن کے فَضْلُ الْاِزَارِ فِی النَّارِ

ہمہ تن اعتذار و استغفار

غم جو دم دم ہے سلسلہ جُنباں

کس طرح ٹوٹیں آنسوؤں کے تار!

۱۔ یعنی میں کرتا ہوں جو چاہتا ہوں

۲۔ یعنی کوئی معبود نہیں اس کے سوا

۔ یعنی معبود نہیں کوئی مگر وہ

کوئی پہنچے نہ گرد کو جس کی !

۴۳۰ وہ امیرِ جماعتِ احرار

باپ کے ہوتے جو خلیفہ بنا

دادگر، کامگار، برخوردار

بیعت اس کی ہوئی تھی بالاجماع

باوجودِ مخاوف[1] و اخطار[2]

یہ عُمر ہے ابوعُبیدہ ہے وہ

اک ستارہ ہے دوسرا سیّار

کون مدِ مقابل آپ کا ہے[3]

تراین نہ مقرنسِ[4] دوار؟

۱۔ خوف کی جگہیں ۔ خطرناک مقام ۔ خطرات

۲۔ جمعِ خطرہ ـــ خطرات

۳۔ (یا) ع سب سے برتر مہاجرین ہیں آپ

ع آپ سب سے بزرگ و برتر ہیں

۴۔ قرناس، بینیٔ کوہ ۔ وہ عمارت جو مخروطی (سیڑھی کی) شکل کی بنی ہوئی ہو۔ جیسے پہاڑ کی چوٹی ۔ عمارتِ بلند ۔ بناۓ عالی ۔ مذور دبمعنی رنگ برنگ نیز آمدہ ۔

ہاتھ اپنا بڑھاتے فوراً

سب ہیں بیعت کے واسطے تیار

خَزرَجی سَعد بن عُبادَہ کا

ماجرا عبرتِ اُولی الابصار

اس کا ساتھی حُباب بِن مُنذِر

ایک انصاری آتشیں گفتار

سپر انداز کیسے ہو جاتے؟

وہ بھی آخر تھے لوگ عزت دار

طَلحہ و سَعد بن اَبی وقّاص!

وہ قوامِ قبیلۂ احرار

اور پھر بُو عُبَیدہ بِن جرّاح

خوبیاں جس کی بے حد و بسیار

وہ حواری زُبَیر بن عوّام

دو ہی باتوں میں دے جو چہرہ اتار

اِبنِ عفّان[1] و اِبنِ عوف بھی ہیں

مستِ ذوقِ نگاہِ چشمِ خمار

◎

کرے بُو حفص کا جو استخلاف

معدنِ عقلِ جبرئیل آثار

مخزنِ سِر ہے خود بھی، ساتھ اس کے

رہنمائے خزائنِ اسرار

نقشبند مجدّداتِ امور

طبعِ خلّاق اس کی اپجن[2] ہار

۱- ع خلافت عمرؓ کو جو سونپے ع بنائے عمرؓ کو جو اپنا خلیفہ
۲- زرخیز۔ تخلیقی۔ کرتا۔

سلسلے اس سے فقر کے منسُوب
وہ ہے گنجورِ دولتِ بیدار
نقشبندی مرید ہیں اس کے
جن اُولِی الاَجنِحَہ[١] کا عرش مَطار[٢]
وہ مشرحِ کُنِ حقائق ہے
اور بھی ہیں اگرچہ دعویدار
جس نے قُرآن کو کہا مُصحَف
امن و ایمان و عافیت کا حصار
حافظِ حرفِ قُرآنی
وہ چمن بندِ گونہ گونہ ثمار
جنّتِ گوشِ رَتِّلِ القُرآن
عیدِ نظّارہ دیدۂ دتے نگر[۳]

١- اہل بال و پر۔
٢- اڑنے کی جگہ۔
ہوائی[٢] اڈا

نجل آہنگ الکتاب سے ہے

صوتِ مزمار و لحنِ موسیقار

سُود و بہبودِ خلق پیشِ نظر

کاروان گاہِ فیض اس کا دوار

کر دیا محو دلنوازی سے !

جس نے فرقِ مہاجر و انصار

جو ہر آدھین[1] ہین[2] جانی کا !

سنگ[3] سامرتھ[4] آسرا آدھار

ہر کسی سے سبھاؤ جس کا الگ

جس کا آچار[5] سرب[6] کا اُپکار[7]

۱۔ مطیع۔ فرمانبردار۔ عاجز۔ محتاج۔

۲۔ کم ذات کا نیچ قوم کا۔ ذلیل، رذیل۔

۳۔ ہمراہ (بھی)۔ ساتھی۔ شرکت۔ رفاقت۔ ساتھ۔

۴۔ قابلیت۔ قوت۔ قدرت۔ طاقت۔ سامرتھیہ۔

۵۔ چال چلن۔ طور۔ وضع۔ دستور، رواج، دینی یا مذہبی رسم۔ آچرن۔

۶۔ سرو۔ سارا۔ سالم۔ تمام۔ سب، ہر ایک، ہمہ۔

۷۔ بھلائی۔ امداد۔ فیاضی، احسان۔ مہربانی۔

جس نے پاٹے معاشرے کے نشیب

بھر دیے جس نے زخمِ دامندار

تازہ دم ـــــ بے نوا و درماندہ

اور منقارِ زیرِ پر ـــــ خرکار

فیض یاب اس کی ذات سے یکساں

وہ پرائے ہوں یا تعلق[1] دار

آشنا سب کا سب سے بیگانہ

پیکرِ دلکشِ ذکاوِ غزار[2]

عاجزی میں زمین کی مانند

سربلندی میں رُو کشِ کہسار

جس کو راحت نہیں امارت میں

لقمۂ نرم ہے گلو افشار

۱۔ دیا، قرابت

۲۔ کم ہو جانا دودھ کا ۔ کاسد ہو جانا بازار کا ۔ کمی اور نقصان
کم عقلی ۔ نادانی ۔ بھولپن ۔ سادہ دلی ۔

جیتے جی فائز مقامِ فنا

دارِ دنیا کو سمجھے بئس الدار
سینہ اس کا ہے خانۂ زنبور

ہاتھ خالی ہے ، مثلِ دستِ چنار
خود تو ہے بوریا نشیں لیکن

کے و کسریٰ مطبخ و باجگزار
تھا نہ طالب حطامِ[1] دنیا کا

مسندِ گُل ہے اس کو بسترِ خار
باہر انبار گھر میں فاقے کا راج

بے سر و برگ ، مالکِ قنطار

۱۔ جو خشک ہو کر ریزہ ریزہ ہو جائے ۔ مال قلیل ۔ دنیاوی ساز و سامان
سوکھی چیز کے ٹکڑے ۔ بضاعت مزجاۃ ۔ زخرف ج زخارف ۔

بجے باہر کٹورا ، اندر اُپاس[1]

بے نوا شہریارِ دولت یار

ہو وہ اوّاب[2] کیوں نہ نعمَ العَبد

کرے ہر ما سوا کا جو انکار ؛

◎

۱۔ روزہ ۔ فاقہ ۔ برت ۔ اُپواس

۲۔ اوب (رجوع) سے صیغۂ مبالغہ ۔ وہ شخص جو ترکِ معصیت کر کے خدا کی طرف رجوع کرنے والا ہو۔

سارى امّت سے افضل و ازکىٰ

لَيْسَ فِي الدَّارِ غَيْرُهٗ دَيّار [۱]

وہ کہ خَيْرُ الْبَرِيَّة بعدِ نبیؐ

ثانیِ حوض و قبر و بدر و غار

صَحو و تمکین و سُکر و استغراق

"نسبتیں ہو گئیں مُشخص چار"

صاحبِ نفسِ مطمئنّہ ہے جو

بردبار و مدبّر و ہشیار

اوّلِ عشرۂ مبشّرہ ہے

وہ سرافراز و سرورِ احرار

وہ کہ محبوبِ شافعِ محشر

وہ کہ مقبولِ ایزدِ دادار!

۱- ع اس کے سوا گھر میں کوئی رہتا نہیں
ع کوئی اس کے سوا نہیں گھر میں

مژدہ لا یُحتسب[۱] کا جس کیلئے

وہ کہ مصوٗنِ ہر شغار[۲] و نقار[۳]

آفریں بر مراقبِ اقدار

بے ادب بد لحاظ پر پھٹکار

بغض اس سے نفاق، حُب ایماں

اس کا غم مرہمِ دلِ افگار

ہے بیاں اس کی افضلیّت کا

"ایک امرِ ضروری الاظہار"

لقبِ یارِ غار کی تشریح

تا دمِ واپسیں ہے مجھ پہ ادھار

میں بھی تو شاہدِ مشاہد ہوں

سنو مجھ سے حدیثِ یار و دیار

۱۔ ع ہاں نہ ہوگا محاسبہ اس سے ع حساب اس سے نہ کوئی لے گا بروزِ محشر

۲۔ شور۔ ہنگامہ۔ زجر۔

۳۔ کینہ۔ عناد۔ عداوت۔ جھگڑا۔ اختلاف

کلک میری ہرنِ ختن کا ہے
اور ہے ذکر اس کا مشکِ تتار
میں اَبُوالفَضلِ اَلاکبر اس کو لکھوں
جو نمودار[۱] ہے مثالِ نہار
نہیں مجھ کو مداہنت[۲] کا دماغ
کروں حق کا علانیہ اظہار .

میرا اس سے موازنہ[۳] ہی کیا
میں ہوں لولو وہ لولوئے شہسوار
صبحِ کاذب کی مثل ہیں مبہم
وہ مبرہن[۴] ہے صبحِ صادق وار

۱- ز ا وہ
۲- مداہنت - چاپلوسی - تملق - خوشامد -
۳
۴- دیا) نمایاں

اُمّتِ مُسلِمہ کا وہ مخدوم
اور میں اِک کمینہ خدمت گار

قانع و سیر چشم و مستغنی
وہ طریقت کا قافلہ سالار

کلمے اس کے سِلکِ مروارید
جس سے تالار و طاق عنبر سار

میں نہ اہلِ عمل نہ صاحبِ علم
وہ مشیّت مدار میں ناچار

نغزو شیریں کلام اس کا تمام
تہمتِ شاعری مرے اشعار

اس کی تقریر خرمنِ معنی
مری تحریر لفظ کا خروار

وہ ہے مستِ الست میں میکش
یعنی مینائے فن کا بادہ گسار

ایک بنکار ہوں میں اک بڑبڑ ہوں

وہ رجز وہ اذان ، وہ للکار

ہے وہ کاشف حقائق دیں کا

ذہن محدود میرا، اس کا اپار[۱]

جیشِ منصور کا ہراول وہ ! !

میں پسِ کارواں کا گرد و غبار

وہ ہے بلوان[۲] اور میں نربل[۳] !

وہ ہے جیکار[۴] اور میں دھتکار

وہ ہے دھنوان اور میں نردھن

میں ہوں یک تار[۵] وہ ہے بیش قرار

حسب توفیق استفادہ کروں

دوار اس کا ہے گیان کا بھنڈار

---

۱ (نفی کا) بے کنارہ - ناپیدا کنار - ناممکن العبور - بے حد - بے اندازہ - لامحدود
۲ - طاقت ور
۳ - کمزور
۴ - فتح ، زندہ شی کا نعرہ ۵ تھوڑا اندک

ہے رسائی مرے تخیّل کی
جس طرح ایک چیونٹی پردار
مشق و تمرین سے نہ بات بنے
فضلِ پروردگار ہے درکار
نہ منورتھ[1] کبھی ہوا پورا !
دیکھنے میں اگرچہ سہل ہے کار
میرا ناسور یا چٹیلا دل
چین لینے نہ دے مجھے زنہار
میں بلید و غبی ہوں گرچہ مجھے
لوگ سمجھیں سریع الاستحضار[2]
میں نندا سا ہوں وہ ہے جاگتی جوت
میں ہوں اتھلا سپاٹ وہ تہ دار

۱- خواہش (منشائے) دلی ۔ تمنائے قلبی ۔ مافی الضمیر ۔ کامن ۔ کامنا ، اچھا ۔ آرزو
تمنّا ۔ مدّعا
۲- (یا) کثیر الاستحضار ۔

وہ ہے پالودہ مغز و دُور اندیش

میں کم اندیش و غافل و بزہ کار[1]

وہ مہذب، شریف، نستعلیق!

میں نظر باز، بدقوارہ، گنوار

خانماں باختہ، تہی داماں

میں زبون و زہیر[2] وختہ و خوار

رنج بردار، کوفتہ ماندہ

لوبھی، اپرادھی، دوشی، اوگن ہار

بلدِ راہِ ہرزہ تازاں ہوں!

بے مرس سگ، حمارِ بے افسار ۵۰۱

۱۔ بزہ = گناہ و خطا ـــــ بدکردار۔ بدکار۔ خطادار۔ پُر تقصیر

۲۔ بیماری سے لاغر و ناتواں۔ اداس۔ اندوہگیں۔ ظہیر

لاچار۔ عاجز ـــ بیٹھا وانگ زہیراں

بہت ظہیری تے دلگری ہیں سرورتی آہی۔

آبلہ پائے شوق دیکھ کے چل

رہگزارِ حیات ہے کنٹار[1]

وہ ہے دھیرا، اتاولا ہوں میں

میں سمندر کا جھاگ، وہ نکتار

میں ہوں ماموم وہ امام مرا

میں ہوں مغموم، وہ مرا غمخوار

میں عدوّ نہاں سے کیسے لڑوں

کروں دیوِ دروں سے گیرودار!

زلفِ زہرہ وشاں کبھی تسبیح

کبھی زنجیر ہے کبھی زنار!

لب پہ ہَو ہَو کبھی، کبھی ہے ہے

کبھی جبار ہوں کبھی خوآر[2]

۱۔ کانٹے دار۔ خار دار (یا) پُر خار۔

۲۔ بزدل۔ کمزور۔ حقیر۔ ذلیل۔

مجتنب سجدۂ تحیت سے

رہے میری طبیعتِ خوددار

ہوں اگرچہ میں بے بساط مگر

کسی شہ کا نہیں وظیفہ خوار

ہے فن و اقتدا کا رشتہ!

ربطِ نعمان منذر و سمنار[1]

۱۔ رومی الاصل معمار۔ اصلی نام سِنمّار۔ جس نے حیرہ کے بادشاہ نعمان بن مُنذِر کے لئے کوفہ کے قریب قصر خورنق تعمیر کیا۔ محل بن چکا تو نعمان اسے دیکھنے کے لئے آیا۔ اوراس، کے کمال صناعی پر عش عش کرنے لگا۔ معمار نے کہا کہ اس محل میں ایک اینٹ ایسی ہے کہ جس کے ہلانے سے پورا محل چشم زدن میں زمین بوس ہو جائے۔ بادشاہ نے پوچھا تمہارے علاوہ کوئی اور بھی اس مقام اور بات سے واقف ہے؟ معمار نے کہا: نہیں بادو لوگ باتیں کرتے ہوئے محل کی چھت پر پہنچ گئے۔ وہاں نعمان کے اشارہ چشم پر معمار کو دھکا دے کر چھت سے نیچے گرا دیا گیا۔ فرش پر گرتے ہی اس کا جسم پاش پاش ہو گیا۔

شرجیل نے اس قصے کو نظم کیا ہے۔

جَزانی جَزاہُ اللّٰہُ شَرَّ جَزائِہٖ   جَزاءَ سِنِمّار وَمَا کَانَ ذَا ذَنْب

غلام ہمدانی۔

بتو دل دادم و کشتی بہ غم خویش مرا   کارِ من حکم سِنمّار و خورنق دارد!

نظامی (ہفت پیکریں)

چابکے چرب دست و شیریں کار   سام نسلے و نام او سِنمّار

مولانا محمد حسین آزاد:۔ نقشہ نعمان خورنق کا جاتا ہے کبھی۔ سِنمّار اپنے کٹے ہاتھ دکھاتا ہے کبھی

میری اس کی مثال یوں جیسے

پرتوِ ماہتاب و جنگلِ تار

جیسے لیل و نہار، جیسے ظلمت و ضو

توسنِ تازی و خرِ پروار[1]

مُتنسک[2] ہے اور اخوِ صدق[3]

مُتہتک[4] ہوں اور بے کردار

وِدّیا ساگر اک، اک اگیانی[5]

وہ مثیلِ مسیح میں بیطار

وہ ابوالوقت ہے، میں ابن الوقت۔

وہ جتی، تاپسی، میں بھوگن ہار[6]

۱۔ فربہ۔ پلا ہوا
۲۔ پرستندہ۔ پارسا
۳۔ صاحبِ صدق (یا) اُخُوثِقَۃ — صاحبِ اعتبار و ثقاہت
۴۔ مردِ بے پروائے کہ از رسوائی باک ندارد
۵۔ (اُنفی کا)۔ ناسمجھ، جاہل۔
۶۔ نفس پرور۔ لذت پرست۔

تن ہیں شکتی، وشالتا[1] من ہیں

ہے پراپت[2] اس کو مکت[3] کا ادھکار[4]

وہ ہے ساتک[5] ہیں راجس[6] و تامس[7]

ایک بھکشو ہے ایک راج کمار

صادقُ القیلِ، صادقُ الوعدِ[8]

وہ امیں اور ہیں خیانت کار

۱۔ فراخی۔ کشادگی۔ گہرائی۔ بڑپن

۲۔ نصیب۔ میتسر۔ ملاہوا۔ ممکن الحصول۔

۳۔ نجات اخروی۔ رہائی۔ رستگاری۔ آزادی۔ مکش۔ نروان۔

۴۔ اختیار۔ قدرت۔ مرتبہ۔ درجہ۔ عہدہ۔ ملک و سلطنت

۵۔ ساتوک۔ ستوگن والا۔ سادھو خصلت والا۔ راست باز۔ صادق۔

۶۔ جو رجوگن سے پیدا ہو۔ رجوگن ___ ہوا و ہوس،

۷۔ تامسک۔ آتشی مزاج والا۔ تموگن ___ اندھیرا

تاریکی۔ ظلمت۔ رنج، شہوت، غصہ، غرور ___

۸۔ ع بات کا وہ پکا ہے وعدے کا وہ سچا ہے۔

ع قول کا پکا وعدے کا سچا۔

میری اوقات ہی بھلا کیا ہے
نوکرِ نفس، چاکرِ دینار
میں سمِ زندگی، وہ آبِ حیات
میں رمِ زندگی، وہ استمرار
میں غمِ زندگی، وہ روحِ نشاط
وہ دمِ زندگی، میں جستِ شرار
وہ مقیمِ سرادقِ[1] اجلال
شہرِ اقبال میں میں خجلِ خوار
پہنچوں اس تک براہِ سیر و سلوک
ہے مگر پشت پر گناہوں کا بار
ماریں شبخوں وساوسِ خنّاس
ڈالے ضغطے میں جیسے حرفِ ظہار[2]

۱- معرب سراپردہ - خیمہ - شامیانہ ج - سرادقات
۲- ہم پشت شدن و گفتن مرد زنِ خود را "تو بر من پشتِ مادرِ منی" - بایں گفتن مرد از زن حرام می شود و تا کفارہ نہ دہد حلال نہ گردد -

وہ طلوعِ سحر، ہیں شامِ غروب

میں ہوں برگِ خزاں، وہ بادِ بہار

بے پر و بال جو کرے پرواز!

ہے تخیل وہ مرکبِ کلدار

طبع میری عیارِ زرِّ سخن!

شعر میرے لطیف و معنی دار

بھرتی آخور کی نہیں ان میں

نہ صنائع کی ان میں ہے بھرمار

وارثِ سوزِ حافظ و رومی!

ہمنوائے سنائی و عطار

ہوں مزاجِ حروف سے آگاہ

جیسے مٹی کی خاصیت سے کمہار

دمِ فکرِ سخن نگینے جڑوں

میں بھی گویا کہ ہوں مرصع کار ۵۴۰

فرق صنّاعی و تصنّع کا

فرقِ مزدورِ بددل و فنکار
ہے عطا علمِ مِن لَدُن سے مجھے
رازِ عُوَنُ الکلامِ و اَبْکار[1]
حکم الفاظ پر چلے میرا
گرچہ رسوا ہوں برسرِ بازار
لامکاں تک اڑان ہو جس کی
ہو گا وہ طیرِ فکر کیسا اڈار؟
سینہ سکرین دُور درشن کا
پردۂ چشم —— پردۂ رادار
کارِ فن ہے نفس گداختگی
جس میں ہو شعلگی وہی فنکار

۱۔ عون جمع عوان — ادھیڑ (بیچ) عمر کی — دو ہاجو عورت۔ ابکار جمعِ بکر — دوشیزہ۔ کنواری — اچھوتی۔
یعنی کہنہ و نو — جدید و قدیم۔ تازہ و مستعمل کلام

فن سمندر ہے مانگے سوزِ نفس
قلبِ شاعر ہے مرغِ آتشخوار
شرحِ منظومِ واقعات نہیں!
شعر ہے واردات کا اظہار
نہیں کافی عقیدہ و آدرش
بخشش بھی ہے سروش کی درکار
ہے سخن بھی تو مُسکِر[1] و مُفتِر[2]
ہے نگارِ[3] ادب بھی تو متوار!
پردۂ شب سے ہو طلوعِ سحر
پھوٹے بھٹنی سے اجلے دودھ کی دھار
بے نیازِ جہنّم و جنّت
مردِ خاکی نہاد نور نہ نار

۱۔ سکر سے — نشہ آور۔ مُنَشّی
۲۔ فتور سے — نشاط انگیز۔ مست کرنے والا۔ خمار آگیں۔ اضمحلال پیدا کرنے والا۔
۳۔ متوالی۔

ہوں سراسر میں دیدۂ مشتاق

تجھ سا ہوگا نہ طالبِ دیدار

بہکی بہکی جو باتیں کرتا ہوں

کچھ تو آخر مجھے ہُوا اِسرار[1]

ہُوں مَیں واقع میں صاحبِ ایماں؟

میں کہ دلدادۂ خُمِ خمّار[2]؟

خود کو بہلانے کا بہانہ ہے

میں کہ سلطانِ عاشقاں، میخوار!

بے گماں خمر ہے مخمّرِ[3] عقل

کسل، چپ، خبط، جوش، چیخ پکار

۱- عربی اسرار (پنہاں کرنا) کا مصدر ہے۔ اور بجائے واحد مستعمل ہے
آسیب۔ جن و پری کا سایہ۔ خلل

۲- مے فروش۔ کلال۔ کلار

۳- ڈھانپنے والا (خمار۔ اوڑھنی سے)

حرصِ حرماں کا پیش خیمہ ہے
کہ ہے طولِ اَمل بھی سَمُّ الفار[۱]

کوئی آشوبِ دہر کا تریاق!
کوئی تدبیرِ چرخِ ناہنجار!

مضمحل، پا بگل، شکستہ دل
نام ہے درجِ جدولِ احرار

ہوں ابوذر کی طرح تن تنہا
وادیِ ربذہ میں اے اہلِ غفار!

کروں کس سے تظلّم و فریاد؟
کس کو ہے ذوق و فرصتِ تیمار؟

حوصلہ کس کو لب کشائی کا؟
دیکھیے جس کو مصلحت کا شکار

۱۔ سنکھیا۔

بنے علم الکلام کے استاد

آئے جن کو نہ شبد[1] کا اُچار[2]

بوالہوس زندگی سے خوفزدہ

چہرے شاداب وشاد، دل بیمار

"مُردۂ نان وکشتۂ شہوت"

ہیں یہ رُوحانی قحط کے آثار

نظر آتے ہیں سادہ لوح مگر

کنواری کنیاؤں کے بھریں اکوار[3]

لادوا ہے شکستگی ان کی!

انہیں اے اسفلِ زمیں! للکار

یاس وبیچارگی کے زُنّاری!

کریں اپنے وجود کا انکار!

۱۔ لفظ۔ اکھر۔
۲۔ تلفّظ۔ لہجہ
۳۔ کلاوے میں لینا۔ بغل گیر ہونا۔ جپھی ڈالنا۔ اپجر اگہنا

۵۰۔ ملت و قوم کا خیال کسے!

ہر طرف نفسی نفسی! مار امار
کوٹ آشا کے تاخت و تاراج
قلعے شوق و شعور کے مسمار
تیرگی وہ جسے ٹٹول سکیں
جیسے بادل ہوں تہ بہ تہ، دلدار
لوگ جنجال کرتے ہیں برپا!
ڈستے ہیں ہتر بن کے بیٹھی مار
محرمی حسن کی کہاں ان بیں؛
گُل کو چھیدیں بنوکِ سوزنِ خار
کریں پر ناریوں[1] کو بے پردہ
شوق ان کے گھنونے، بدبودار

۱۔ غیر (پرائی) عورتوں

بے حقیقت ہے زندگی ان کی

ہیں بظاہر اگرچہ ذمہ دار[5]

انحطاط و زوال پہ قانع

اہل لوگوں سے لوگ کھاتے ہیں خار

ان پشاچوں[1] کا پیشہ اوباشی

آئے رسوائیوں سے ان کو نہ عار

مست و مغرور مثلِ لوسیفر[2]

شورہ پشتی سے ذہن انکے اُلار

منصب وجاہ و دولت و ثروت

زندگی کی مروجہ اقدار

مشتری جنسِ مندرس[3] کا کون؟

نہ وہ یوسف نہ مصر کا بازار

۱- پشاچ - بھوت ، بدرُوح - شیطان - غول

۲- ابلیس - شیطان مارد Lucifer ۵- (یا) دار

۳- کہنہ - پرانی - فرسودہ - گھسی ہوئی -

نہ وہ محمل نہ کارواں نہ پڑاؤ
نہ خریدار وہ نہ وہ تُجّار
ہے ہر انساں خَلِیفَۃٌ فِی الْاَرْض
کون کھولے یہ عُقدۂ دشوار؟
چار و ناچار کرنا پڑتا ہے!
مَا لَنَا مِنْ مَّحِیص کا اقرار
کس کو ہے پاس حُرمتِ پیماں؟
دیکھیے جس کو اپنی گوں کا یار
شُعرا عرضِ حال سے قاصر
وائے فقدانِ جرأتِ اظہار!
بیم و امیّد کے دوراہے پر
ہے پراگندہ مجمعِ افکار
ہے یہی کچھ بساطِ مشتِ غبار
نہیں جز عجز کوئی چارۂ کار

کون ہے محرمِ حریمِ حرم؟
کس کو معلوم حرفِ عشق کی ساز؟

رگِ تاکِ بریدہ کی مانند
ہے مرا دامنِ مژہ نمدار

نمِ اشکِ چکیدہ کی مانند
ہوں سبکسار و ناتوان و نزار

موجِ بادِ وزیدہ کی مانند
بازگشتِ خروشِ نالۂ زار

طائرِ پربریدہ کی مانند [1]
ہوں ہوا خواہِ سایۂ دیوار

غنچۂ نودمیدہ کی مانند [2]
آرزومندِ لمسِ بادِ بہار

۱- ہم گرفتارِ حال ہیں اپنے / طائرِ پربریدہ کے مانند
۲- سر اٹھاتے ہی ہوگئے پامال / سبزۂ نودمیدہ کے مانند

میر

آہوانِ رمیدہ کی مانند

اپنی ہی بدحواسیوں کا شکار
سحرِ شب گزیدہ کی مانند

ظلمت آلود ہیں مرے انوار
ثمرِ نارسیدہ کی مانند

جنسِ ناخواستہ سرِ بازار
سخنِ ناشنیدہ کی مانند

رہنِ کربِ کشاکشِ اظہار
عاشقِ الفاظِ خوش طنین[1] کا ہوں

دمبدم نو خیال و تازہ کار
رہوں لفظوں کی جستجو میں ہمیش

جودتِ فکر کا علم بردار

۱۔ آواز۔ صوت۔ بھنبھناہٹ

ہوں غلامانِ شعر میں مَیں بھی

لَے کا کَن رس، بیاں کا مینکار

ہو، بقولِ سخن شناسے چند

مری تحریر سے ادب رُودار

لیں سبق سوز و ساز کا مجھ سے

دف و قرنا، نَے و رباب وستار

کتنے پچھتاوے ہیں پسِ گفتار

فن ہے اظہارِ حسرتِ اظہار

ہے علم بے بضاعتی میری

نابغوں میں ہو کیسے میرا شمار!

ایک تلمیح دُوسری تلمیح

کرتب آتے ہیں بس یہی دو چار
ناقۂ دل ہو ہرزہ تازہ نہ کیوں
سارہاں جیب ہو اس کا شُستہ مہار؟
طالبِ اجرِ سعیِ نا کردہ!
ہُوں اَلَدُّ الخصامِ[1] اِستعمار!
عجب اضداد کا ہوں مجموعہ
نائمُ الدَّھر، دائماً بیدار
تار چاندی کے چمکیں بالوں میں
کیا رختِ سفرِ بہار نے بار
ہوں ستوہ و شکستہ و دلگیر
ساتھ ہی زود میر مثلِ شرار

۱۔ سخت جھگڑالو ۔ بد ترین دشمن ۔ وہ دشمن جو تمام دشمنوں سے زیادہ ٹیڑھا ہو۔ شدید مخالف ۔
دشمنی اور خصومت میں بڑا ہی سخت ۔

کرے امیّد کا دِیا ٹم ٹم

چہرۂ روز اوڑھے چادرِ تار

آسماں گنبدِ مکوکب ہے

کہ ہے اک تشتِ آتشیں دوار؛

دوش پر طیلسانِ بدنامی

جائے ماندن کہیں، نہ پائے فرار

ایک مملوک میں مُنیب و مُعیب

خیرہ سر، نابکار، کج رفتار

میں تہی مغز بھی ہوں پُرگو بھی

اور گکنت[1] کے باوجود لبار

کلپنا[2] کے نگر کا میں وَسنیک[3]

ٹھور کوئی، کوئی ٹھکانہ نہ ٹھار

۱۔ بکی، گپّی، جھوٹا۔ باتونی ۵ (یا) طشت
۲۔ سوچ بچار۔ غور و فکر۔ تدبیر۔ تخیّل۔ خیال
۳۔ باسی۔ رہنے والا۔ متوطن۔

آشکارا نہیں حقیقتِ حرف

باتیں کرتا ہوں گرچہ لچھّے دار

ہیں خرد باختہ، جنوں ساماں

وہ دقیقہ شناس و تجربہ کار

۶۲۰ وہ پژوہیدہ و کشیدہ عناں

میں پژولیدہ و گسستہ مہار

وہ ہے صدّیق اور میں زندیق

میں ہوں مجبور اور وہ مختار

کون پرسانِ حال ہے میرا؟

میرِ مبرور کی طرح پھروں خوار

اہلِ مال و منال و جاہ و جلال

دیکھیں مجھ کو بہ چشمِ استحقار

تلخیٔ زیست سے مفر کس کو؟

کسی گلشن میں ہے گُلِ بے خار؟

زندگی کی رمیدگی میں ہے
دوشِ توسنِ صبا رفتار

ایک جھونکا ہوا کا فرصتِ عمر
کوند بجلی کی وقت کی رفتار

کاغذی دف کا پیرہن، جیسے
چنگ پہنے کتان کی شلوار

میری حجّت دلیلِ بے ارزش
میں تہی دست ہوں مثالِ چنار

تھی جو حبلِ متیں اسے میں نے
بحث و جر سے بنا دیا زُنّار

حرف و صوت و لغات کا محتاج
میں کہ ہوں عندلیب و قمری و سار

کرے دورانِ خود کلامی بھی
گفتگو کائنات سے فنکار

فحلِ[1] خنذیذ[2] و شاعرِ مُفلِق[3]

ہے زباں پھر بھی تشنۂ اظہار

کس کی پرچھائیں ہے پسِ دیوار!

کون کرتا ہے دشتِ غم میں پکار!

۱۔ نراونٹ۔

۲۔ فصیح۔ شیوا بیان۔ الشّاعر المجید۔ شجاع۔ سخی۔ الطویل الصلب۔ جمع خناذیذ۔ رؤس الجبال ——— ای ابل مثل ہٰذا الجبل

۳۔ شاعرے کہ سخن شگفت و عجیب آورد

وہ گلستاں ہیں دشت و ویرانہ

وہ نسیمِ بہار ہیں اعصار[۱]

میں مسِ قلب اور وہ زرِ ناب

میں ہوں صفّار[٥] اور وہ فنکار

میں سَتروَن[۲]، سحاب کا لکّہ

وہ ہے ابرِ مَطیر و صاعقہ بار

میں ہوں آہن وہ سنگِ پارس ہے

میں ہوں رُستار[۳] اور وہ رَستار[۴]

اس کے خرمن کا خوشہ چیں ہوں میں

وہ گراں سایہ اور میں ہوں اُبھار[۵]

۱- بگولا- جھکڑ- گرد باد

٥ ٹھٹیرا

۲- بانجھ- عقیم- خالی-

۳- روستا- گنوار- دہاتی- پینڈو-

۴- مخففِ راستگار- صاحب دولتے کہ زخارفِ دنیوی و تعلقاتِ صوری و معنوی دامنگیرِ حال او نباشد

۵- (انگلی کا)- ہلکا- بے وزن- سبکسار- بے مایہ- بے ارز

عمر کے ساتھ بڑھتی ہے

میری آمادگی و قوتِ کار

گلۂ زندگی نہیں کرتا

کہ ہو نا شکر سے خدا بیزار ۶۴

میں ان افراد میں نہیں شامل

سمجھیں کارِ سخن کو جو بیگار

بندۂ بندگانِ زر، نہ کسی

ہیئتِ حاکمہ کا آلۂ کار

فن کو دائم تلاشِ تازہ و نو

گُن کے مدِ نظر سدا بڑھوار[۵]

دل کا اکتارہ جھنجھناتا ہے

ساعدِ سیمگوں میں جیسے رسوار[۱]

۱۔ کنگن

۵ اضافہ۔ ترقی۔ خوشحالی۔ افزونی۔ اُنتی۔

میں ہوں پرخاشِ جُو، وہ پرسش گر
اختلافاتِ سیرت و کردار

دولتِ جاودان و گنجِ رواں
اور میں سنگ و خشت کا انبار

بختِ واروں، نوائے ناموزوں
میں کہ بے قدر اور بے مقدار

دل اک اکھڑ، ہٹیلا بالک ہے
سُوم اس سا نہ کوئی اس سا اُدار [1]

بحرِ دل کا کوئی کنارہ نہیں
ہے سفینہ خرد کا آر نہ پار

علم کیا ہے شعورِ لاعلمی!
دیکھا اوپر [2] تو گر پڑی دستار

۱۔ داتا ۔ دانی ۔ سخی ۔ مُخیّر ۔ کشادہ دل ۔ فیّاض ۔ کریم
سیر چشم ۔ بڑا ۔ سیدھا ۔
۲۔ (یا) سر اٹھایا

یونہی بد ہے ستائشِ باہم
ناسزا جس طرح نکاحِ شِغار [1]

کس پہ رازِ ستیر ہے روشن!
معرفت کیا ہے جہل کا اقرار!

متواضع ہوں علم سے اشراف
اور اراذال مستِ استکبار

صاحبِ فکر و فہم گوشہ نشیں
بوالہوس اینڈتے ہیں جیسے بجار [2]

کشتِ دل کو جلا کے راکھ کرے
تفِ جاں، سوزِ آتشِ پندار

◎

۱۔ وٹے سٹے کی شادی۔یعنی ادلے بدلے کی۔
۲۔ سانڈ۔

روبرو اس کے میری کیا وقعت

وہ سمندر ہیں قطرۂ امطار[۱]

میں شمیدہ[۲] دل و گسستہ امید

ہیں خریدارِ واپسیں بازار

مابہ الامتیاز دونوں کا

ناشکیبائی و سکون وقرار

ہیں اگن کنڈ، وہ دیا ساگر

وہ ہے نفّاع[۳] اور میں ضرّار[۴]

وہ ہے سرخیلِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ[۵]

میں ہوں آوارِ[۶] کوچہ و بازار ۲۶۰

۱۔ جمعِ مطر۔ بارش

۲۔ بے ہوش۔ پریشان۔ پراگندہ

۳۔ نفع سے۔ بہت زیادہ نافع۔ نفع بخش۔

۴۔ ضرر سے۔ بہت زیادہ مُضِر۔ ضرر رساں۔ نقصان دہ۔ ضارّ

۵۔ ع اور وہ لوگ جو اسؐ کے ہمراہ ہیں ۶۔ آوارہ

صِبْغَۃُ اللہ کس سے اٹھتا ہے

ہوں ہلاکِ "مطالعُ الانظار"

رکھیں رہنِ شکوکِ گوناگوں!

ہیگل و برگسان و شوپنہار

ہستی و نیستی کی بحثِ عقیم

بے ثمر مو شگافیٔ افکار

دل پراگندگی کی چال چلے

جب کروں وار، پٹ پڑے تلوار

آشنائی سے یوں ڈروں جیسے

ریسماں سے ڈرے گزیدۂ مار

دیکھو گر غور سے تو یہ دنیا

"سُرمہ در چشم، غازہ بر رخسار"

چست، چالاک، شوخ، غوغائی

کرے پلکوں سے مرغِ دل کا شکار

مست و مخمور و گرم و شوق آلود
خواہش انگیز و پُرفن و عیار

پیے جامِ نشاط تلچھٹ تک
یار کی پیاری، تل نظر، بدکار

روپ پر ہے ادھیڑ ہونے پہ بھی
کانتا[1]، کامنی، سرس[2]، منوہار[3] ۲۷۰

بلکہ کرتا ہے سجرے گجرے کو
مات بُو باس میں یہ باسی ہار

سینہ انگیختہ، کمر لاغر
چہرہ جوشِ شباب سے گلنار

۱۔ پیاری۔ معشوقہ۔ خوبصورت
۲۔ رسیلی۔ رسدار۔ تر۔ خوبصورت
۳۔ دلربا۔ شیریں سخن۔ خوبصورت

وقت کے ساتھ بھول جاتے ہیں
لوگ وعدے وعید قول و قرار

عالمِ آب و خاک کا لیکن
یہی آچار ہے یہی بیوہار[1]

راہِ عرفانِ ذات میں حائل
غم و غصہ کی آتشیں دیوار

اونٹ ہیں راحلہ[2] نہیں کوئی
مٹ چکا فرقِ افسر و افسار

نیک — خانہ خراب و آوارہ
مستِ بود و نمود بد کردار

نم ہے آنکھوں میں، سوز سینے میں
ہیں بہم گویا آذر و آذار

۱- (دیا) پرکار

۲- سواری، سفر اور بار برداری کے لیے مضبوط اونٹ یا اونٹنی۔ تَجِدُونَ النَّاسَ بَعْدِی کَاِبِلٍ مِائَةٍ لَیْسَ فِیْهَا رَاحِلَةٌ۔ (جمع رواحل)۔ تم لوگوں کو میرے بعد اس طرح پاؤ گے جیسے اونٹ کہ سو اونٹوں میں بھی ایک عمدہ اونٹ سواری کے لیے نہیں نکلتا۔ اَلرَّاحِلَةُ مِنَ الْاِبِلِ — اَلْبَعِیْرُ الْقَوِیُّ عَلَى الْاَسْفَارِ وَالْاَحْمَالِ —
وَهِیَ الَّتِی یَخْتَارُهَا الرَّجُلُ الْمَرْکَبِهٖ وَرَحْلِهٖ عَلَى النَّجَابَةِ وَتَمَامِ الْخَلْقِ وَحُسْنُ الْمَنْظَرِ
اَلرَّاحِلَةُ عِنْدَ الْعَرَبِ کُلُّ بَعِیْرٍ نَجِیْبٌ سَوَاءٌ کَانَ ذَکَرًا اَوْ اُنْثٰی

عمرِ بالشت بھر کی ہے میری
اور عرضِ ہنر کا انت نہ پار
مبلغِ علم ہے یہی میرا
یہی حاصل ہے میرا آخرِ کار
رہے برپا دل و نظر میں مدام
شورش و خلفشارِ حربِ فجار
رہزن و بدرقہ خوا شوقاہ!
دلِ مست و طبیعتِ طرّار
طے ہوتے نہیں نہ ہوں مراحلِ شوق
رہوں دن رات کشمکش سے دوچار
تھا گُستغی کی طرح فرزدق پر
جس طرح ہجرِ جانگدازِ نوار
جیسے خنسا کے لب پہ نوحۂ صخر
جیسے خولہ کے دل میں حُبِّ ضرار

مرے دل میں کروڑ سالوں کی چاہ

مرے سینے میں لاکھ صدیوں کا پیار

ہیں کہ مجذوب بھی ہوں، سالک بھی

مجتمع مجھ میں ہیں خزان و بہار

متغیّر ہیں دمبدم میرے

فکر و فن کے دوایر و اَدوار!

میں اویسِ قرن کبھی، ہوں کبھی

ذُو الجناحَین جعفرِ طیّار

میرے افکار یوں پریشاں ہیں

جیسے زلفینِ شاہدانِ تتار

جستجو میری — سعیِ لاحاصل

میں بھنور کی ہوں موج، وہ منجدھار

میں ہوں کاواک و بے سروپا، وہ

معنیٔ جاودان و قطب مدار

وہ مقیمِ مقامِ ہُو خالد!

اور تو خود پرست دُنیا دار

مئے عرفاں کا ہے اگر ارماں

پڑھے نشے کو پہلے اپنے اتار

اتنا پڑھ جذب ہو سکے جتنا

فالتو علم ہے جگر افشار

ہو نہ اشعار کا سفینہ کہیں

غرقِ قعرِ بحیرۂ مُردار

کرے بدمست تابِ گویائی

اے امیں! کر حفاظتِ اسرار

ہو جو ذوقِ جمال سے محروم

وہ سخن ور نہیں، ہے صنعت کار

نہیں شائستۂ سخن ہر شے

نہیں ہر بات قابلِ اظہار

ہو ریا سے یونہی عمل جیسے!
مُردہ مکھی سے عطر بدبودار
کر خشوعِ نفاق سے پرہیز
کہ بہادر کرے نہ اوچھا وار
گِر، گرے جیسے گھاس پر شبنم
اٹھ، اٹھے جیسے جھک کے چشمِ نگار
ہے طلب گر خدا رسی کی تجھے
پہلے اپنی خودی کا کر انکار!
ہو نہ اندازؔ سے کبھی باہر
دیں ریا کار یار بھیسترِی مار
آشیانہ بنا ستاروں میں!
مگر اہلِ زمیں سے رکھ سروکار
جیسے زچّہ کا دل، ہے دل تیرا
ربُّ الافواج سے کر استغفار

ہ ریا، اندازے

رازِ اِلحقُّ غنی بِاللہ رفیق ہے یہ
چھوڑ دنیا کو عاقبت کو سنوار

ارتکابِ شکستِ توبہ کیا

رحمتِ حق کی آس پر سو بار

سچ کے لمحے کا انتظار کروں

محوِ لعلِ لب وخطِ زنگار

سغبۂ نُقرہ و نُضار[1][2] نہیں

۱۰؎ سمجھو ہر چند ناتمام عیار

کارگارِ حیات میں خالد

طعن و دشنام کی سہے بوچھار

کس شمار و قطار میں خالد

ایک ادنیٰ[1] ثناگرِ سرکار[2]

شمسۂ دُودۂ براہیمی!

آیتِ آبروئے آلِ نزار!

۱۔ فریفتہ

۲۔ سونا ہر شے جو خالص ہو۔

شاہِ اکوان و سرورِ کونین

صاحبِ السّیرِ پردۂ انوار

رہنمائے ملل ، امامِ امم

سب پیمبر ہیں جس کے زلّہ خوار

وہ تو ہے بادشاہِ عالیجاہ

دوسرے تُبّع و تعلقہ دار

ہیں رسول ان میں تین سو تیرہ

تھے نبی ایک لاکھ بیس[1] ہزار

ناقل اس کے مفسّرینِ کرام

راوی اس کے ائمۂ اطہار

وہ یگانۂ یگانۂ آفاق

اس اکیلے کا کل جہاں پروار[2]

۱۔ بعض روایتوں کے مطابق چوبیس (۲۴)

۲۔ آر پروار۔ اہل و عیال ۔ آل اولاد۔ سنتان ۔ اوڑما گوڑما۔ بٹر ٹوہر جیا جنت ۔ لگے لانے۔ خاندان ۔ دُودمان۔

وہ ہے میری پناہ، میری سپر

۷۰. اضامن، مرا امانت دار

حمد وحد سے وراعطا اس کی

لغزشیں میری بے شمار وقطار

تجھ کو اس کا کیا مدیح نگار!

اپنے مولا کا ہوں سپاس گزار

گو مرے بس میں کچھ نہیں لیکن

اس پہ آتا ہے بے تحاشا پیار

وہ مقیم حجابِ ظلمت ونور

اس کی مایا اننت، اپرم، پار

آنکھ بھر کر اسے نہ دیکھ سکا!

کہاں عاشق کو طاقتِ دیدار؛

میں ہوں ستی، پنل کی دیوانی

میرا بھنبھور ہے سمندر پار

نیلِ اَوطار[1] کام جوکھوں کا
فرقتِ یار ہے بڑا آزار!
شررِ نالۂ شبِ ہجراں!
کرے چرخِ کہن کو آتشبار
ہیں مقیمِ محرّمِ فرقت
ساعتِ دید ہے مجھے[2] تہوار
(کاشکے ہو قبول پالاگن[3]
اور ہو باریابیِ دربار!!)
حاضری دیں اس آستانے پر
مجھ سے کتنے ہی شاعرانِ کبار
اکرمُ الخلق ہیں صحابۂ کرام
وہ ہیں شعلہ اور آپ ہم ہیں شرار

١- حصولِ حاجات
٢- (یا) مرا
٣- قدم بوسی - آداب - تسلیم -

کس کو ان کے مقام کا ادراک؛

کس سے سرِّ نہاں کا ہو پستار؛

باوجودِ تبایُنِ اوضاع

باوجودِ تخالفِ اطوار!

ہیں وہ آپس میں آیۂ رحمت

اور پیکِ قضا پئے کفّار

وَاُولُوا العِلمِ قَائِماً بِالقِسط

ان کے پہلو میں ہے دِل تیدار

چھوٹ ان پہ پڑے تجلّی کی

عکس ریز ان پہ وحی کے انوار

وہ ہیں زمزم اور آبِ شور ہیں ہم

وہ ہیں نوشینہ اور ہم نشخوار

۱۔ یعے صاحبِ علم راستی کے ساتھ
(دیں شہادت خدائے واحد کی)

۲۔ جُگالی۔

ان کا ہر کام ہے بتوفیقِ رضا

صبر ہے شان و شیمۂ[1] ابرار

ہوں صبوری سے مشکلیں آساں

راہِ صدق و صفا ہے صعب گزار

عشق کی بندگی ہے خداوندی

اِتَّقُوا رَبَّکُمْ[2] ہے ان کا شعار

عُمر سے حق سِتُرہ کا ورد کریں

سیرِ جلوہ نہ ہو دلِ نظار[3]

اہلِ پیوند و وعدہ و پیماں

خوش روانانِ گونہ گوں آثار

قلبِ صحرا میں جیسے نخلستاں

سرِ رہ جیسے میوہ دار اشجار

۱- خُو - عادت - خصلت جمع شِیَم

۲- ڈرو اپنے رب سے ع پالنے والے سے ڈرو اپنے

۳- ناظر - تماشائی -

شمعِ غارِ حرا کے پروانے

جاں نثارانِ لذتِ دیدار
اہلِ حق پر نہ ہو اثر انداز !
پُرزو پُختِ زمانۂ غدار
لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَائِمْ [1]

قلب صابر، زبان شکر گزار !
اہلِ عرفاں کی معرفت کس کو؟
ظاہراً خوار، باطناً دُشخوار [2]

پھینکیں رم خو گر آہوؤں پہ کمند
کریں اربابِ دل دلوں کا شکار
ہاں یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ [3]
انہیں حاصل ہے عونِ ایزد بار

۱۔ نہیں ڈرتے (ہیں بے پروا) ملامت کرنے والوں کی ملامت سے
۲۔ مشکل ۔ دشوار ۔ کٹھن
۳۔ ان کے ہاتھوں پہ ہے اللہ کا ہاتھ (ہاتھ اللہ کا) .

خلد کا مژدہ سن کے بھی لب پر

[1] وَقِنَا رَبَّنَا عَذَابَ النَّار

سر برآوردہ نسلِ آدم کے

[2] اَلیَوَاقِیتُ مُھْجَۃُ الْاَحجار

وہ نہ پامال راستوں پہ چلیں

صاحبِ [3] ابتکار و تازہ شعار

موت کے انتظار میں وہ جئیں

پڑھیں ہر دم صحیفۂ زنگار

۱۔ ع اے ہمارے رب! بچا ہم کو عذابِ نار سے۔
۲۔ مُھجۃ۔ خون یا دل کا خون۔ روح۔ ہر چیز کا بہتر اور خالص۔
ع یاقوت ہیں روح پتھروں کی۔
۳۔ تازہ کاری۔ اپج ۔ جودت و جدّت

وپیرۂ[1] عہدِ مبارکِ عُمرؓ عثمانؓ[5]!

تفِ آذر[2] میں آپِ نو شگوار[3]!

"میرے بعد اقتدا کرو ان کی،

ہیں وہ ہر احترام کے حقدار"

◎

۱۔ خصوصاً۔ بالخصوص۔ ۵ (یا) شیخینؓ

۲۔ آگ

۳۔ خوشگوار

کہیے فاروقؒ جس کو: سیّدنا

جس سے دشتِ وفا گل و گلزار

مردِ کامل کو ہم کہیں انساں

مظہرِ تامِ عالَمِ اَسرار

یادگارِ گزشتگاں اب کون؟

نہ وہ آب و ہوا نہ پیداوار

نہیں آساں قیامِ تنقیحات

چکے کس سے سلف کا قرضِ ادھار؟

ذی سَلَمْ ہے نہ منزلِ سَلمیٰ

ہے بھرا ہونے پر بھی گھر یہ ڈھنڈار[۱]

◎

۱۔ خالی ۔ ویران ۔ سنسان۔

سکرۃُ الموت[1] سے مفر کس کو؟

کون ہے ایمنِ فنا و عثار[2]؟

ہوئی میعادِ عمر جب پوری

ملک الموت آیا بن کے بُخار

غائِبُ المَوْتِ لَا یَئُوبُ[3] ہے

جس کے وردِ زباں دمِ احضار

◎

۱۔ موت کی سختی جمع سکرات

۲۔ لغزش۔ پھسلنا۔ گرنا۔ اوندھا ہونا۔

۳۔ وَکُلُّ ذِی اِبِلٍ مَوْرُوثٌ وَکُلُّ ذِی سَلَبٍ مَسْلُوبُ

وَکُلُّ ذِی غَیْبَۃٍ یَئُوبُ وَغَائِبُ الموتِ لَا یَئُوبُ!

اَلْمُعَلَّقَۃُ الثَّالِثَۃُ مِنَ الْمُعَلَّقَاتِ

الثَّلَاثِ الْمُلْحِقَۃِ بِالسَّبْعِ۔

لِعَبِیْدِ بن الابرص الاسدی

موت کا غائب نہ لوٹ کر آئے۔

بھلا موئے تے وِچھڑے کون میلے؟ —— وارث شاہ

موئے وَت نہ آئے ہدایت اللہ

کُلُّ ذِی غَیْبَۃٍ یَئُوبُ[1] پہ ہے

کارِ دنیا کا گرچہ دار و مدار!

لاجرم کُلُّ ذِی سَلَبٍ مَسْلُوب[2]

ہے تحوّل پہ زندگی کا مدار

مُنْعِمو! کُلُّ ذِی اِبِلٍ مَوْرُوث[3]

آپ دیکھا ہے تم نے سینکڑوں بار

ہُوا بیمار و محتضر[4] جس وقت

لپٹی جس دم بساطِ رونقِ کار

۱۔ ع جو بھی غائب ہے لوٹ آتا ہے۔

۲۔ ع لُوٹنے والے کو لُٹنا ہے ضرور۔ ع سازوساماں چھیننے والے کا چھینا جائیگا۔

۳۔ ہر صاحبِ اسباب کے اسباب کو بٹنا ہے ورثہ ایک دن۔

۴۔ احتضار ــــ قریب المرگ/الموت ہونا۔ قریبِ مرگ۔ عالمِ نزع میں۔

سامنے آئی موت کی گھاٹی

ہوا طاری بدن پہ اقشعرار[1]

جس گھڑی عازمِ عدم کیلئے

رک گئی گردشِ تموز و بہار "

موت بھی زندگی کا حصّہ ہے

شاملِ نشّہ ہے صُداعِ خمار

صالحوں سے مجھے ملا یارب

دل ہے ابنائے دہر سے بیزار

جان اسلام پر نکال مری

خاتمہ خیر پہ ہو آخرِ کار "

"بے دھڑک اِرجعی الیٰ ربّک[2]

اے دلِ مطمئن و شکر گزار!"

۱۔ کپکپی ۔ کپکپاہٹ ۔تغیّرِ رنگ ۔ رو نگٹے کھڑے ہونا۔
۲۔ ع اپنے رب کی طرف پلٹ کر آ۔

"نئے کپڑوں کا دو کفن نہ مجھے

زندہ مُردے سے بڑھ کے ہیں حقدار"

◎

یہ ہے اس کا کلامِ خیر ختام

جس پہ دُھنتے ہیں سرِ اُولُوا الاَبْصار

ملکِ آخر کا پا تراب[1] ہُوا

تختِ چوبی اٹھا کے لائے کہار

دم بخود رفتگی کے عالم میں

"مشکل است آدمی شدن بسیار"

جان بیٹی کی باپ میں اٹکی

اشکِ عنّاب گُوں کی بہتی ہے دھار

۱۔ پائے تراب ۔ نقل مکانی ۔ کوچ ہ (یا) ذُدُوا

٨٥، اے مدینہ ——— مبارکہ، طَیبہ

خَیّرہ، خَیرہ، شافیہ، شکّار

اے حبیبہ، مُحبّۃ، محبوبہ

بَرّہ، مجبورہ، ناجیہ، سُونار

دارالامن کبوترانِ حرم

اُسُدُ الغابہ کرم کی کچھار

ماں کے دامن میں جیسے بچے کو

پیٹ میں تیرے آیا اس کو قرار

اس کی آرام گہ ریاضُ الخلد

سائباں اس کا گنبدِ دوّار

ملی اس کو بشارتِ جنّت

سارے فردوس میں ہے اسکی پکار

وَعَلَیہِ السّلامُ وَالاِکرام!

٨٦، تا ابد، صبح وشام، لیل ونہار!

عبدالعزیز خالد کا کلام

- اچھا اور بہت اچھا ہوتا ہے۔
اُونچا اور بہت اُونچا ہوتا ہے۔
دل، دماغ اور رُوح تینوں کے لیے تسکین بخش
زندگی اور تازگی رکھتا ہے۔
دلکشی، اخلاص، ادبیت ومعنویت کا جامع ہے
بلیغ ولطیف وشریفانہ ہے۔
زاہدانہ ہے راہبانہ نہیں، عاشقانہ ہے فاسقانہ نہ
اردو کے لیے باعثِ افتخار
ملت کے لیے موجبِ نازش

——— (مولانا) عبدالماجد

- یہ رنگ، یہ انداز، یہ اسلوب، یہ فکر اور یہ لَے بالکل
نَے نوازی کی کوئی مثال ہماری شاعری میں موجود نہیں

——— (مولانا) غلام رسو

- عبدالعزیز خالد میں یہی نہیں کہوں گا کہ اس دور کے
اسلامی شاعر ہیں بلکہ پوری اُردو شاعری کی تاریخ میں مجھے
اور عربی کا اتنا ماہر اور باخبر شاعر وادیب معلوم نہیں

——— (علامہ) عبدالعز

- ان کی ذات میں شاخِ گل کی لچک اور ان کے چہرے پر نجم سح
جاتی ہے۔

——— جوش م

- عبدالعزیز خالد اور ان کا کلام محتاجِ تعارف نہیں۔ ان کے
ان کی پختگیٔ فکر اور قُدرتِ کلام پر شاہد ہیں۔

——— فیض احم